

بکھرے تھے جو خواب سارے

از قلم فلزہ ارشد

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ خدا کے لئے مجھے مت چھوڑو میں مر جاؤنگی۔"

اس کا میسج پڑھتے ہی ایک بیزاری کی لہر اس کے اندر دوڑی۔

"مر جاؤ۔۔ اب میسج کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" میسج کر کے موبائل سائلنٹ کر کے بیڈ پر دور پھینکا اور ٹی وی آن کر کے بیٹھ گیا۔ دس منٹ تک مسلسل موبائل کی روشنی نظر آتی رہی مگر وہ نظر انداز کر کے مزے سے فلم دیکھتا رہا۔ دو گھنٹے بعد جب موبائل دیکھا تو پچاس مس کال پچیس میسج بغیر پڑھے ڈیلیٹ کر کے وہ اب سونے کی تیاری کر رہا تھا۔

مسلسل کال ملاتے جا رہی تھی مگر بیل جا کر بند ہو جاتی۔۔ آپ کے ملائے ہوئے نمبر پر جواب موصول نہیں ہو رہا برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کیجئے۔۔ اس کے آنکھ سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔ واٹس ایپ چیک کیا تو لاسٹ سین اسی وقت کا تھا جب اس نے آخری میسج کیا تھا۔ لگ رہا تھا جیسے ریلپلائی نہیں آیا تو سانسیں بند ہو جائیں گی مگر

Classic Urdu Material

نہ۔ سپلائی آیانہ سانسیں بند ہوئیں۔۔ وہ زندہ تھی مگر ایک افیت کی لہر اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی۔ پوری رات آنسو کے ساتھ جاگتے گزری تھی۔ روتے ہوئے رات کے کس پہر اس کی آنکھ لگی۔۔ وہ جان نہیں سکی وہ کوئی ٹین ایجر لڑکی نہیں تھی۔ اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی زندگی میں ایسا لمحہ آئے گا کہ وہ کسی کی منتیں کر رہی ہوگی۔ اسے تو چڑھتی محبت جیسے الفاظ سے پھر یہ لمحہ اس کی زندگی میں کیوں آیا۔ وہ سسک رہی تھی۔ اسے یاد آیا کالج کے دور میں وہ کتنا مزاق اڑاتی تھی۔۔ ان لوگوں کا جو محبت کے نام پر روتے تھے۔ یہ سب اپنے دماغ کا فطور ہوتا ہے۔ وہ مزے سے کہتی۔

"جب تمہیں محبت ہوگی پھر پوچھو گی۔" ایک لڑکی جل کر کہتی۔ جو خود محبت کی ستائی ہوئی لڑکی تھی۔ ہوں تمہارا خواب خواب ہی رہے گا مجھے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔ وہ فخریہ کہتی۔۔ شاید یہ الفاظ سخت گرفت میں آگئے تھے۔ جو آج وہ بھی اس آگ میں جل رہی تھی۔ اور جس کے فراق میں وہ آنسو بہا رہی تھی وہ شاید کبھی اس کا تھا ہی نہیں۔ دوسری طرف وہ مزے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

*

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

"خدا کے لئے جلدی آجاؤ مہر پھر تمہاری وجہ سے دیر ہو جائے گی۔" وہ روہانسی ہو کر مہر کو میسج کر رہی تھی۔

"آرہی ہوں۔ کیا مصیبت ہے۔" وہ میسج کا جواب دیتی گیٹ سے باہر نکل گئی۔

"آگئی۔۔ آؤ اب۔" اف شکر مہر کا میسج پڑھتے ہی وہ کچھ سکند میں ہی باہر تھی۔

"کیا صبح صبح تمہارا رونا شروع ہو جاتا ہے۔ میم کھا نہیں جائیگی تمہیں۔" مہر چڑ کر کہتی۔

"کتنی سبکی ہوتی ہے۔۔ سب لڑکیوں کے سامنے تمہیں زرا احساس نہیں۔ پتا نہیں تم کیسے برداشت کر لیتی ہو۔۔ مجھ سے تو کسی کا ایک لفظ برداشت نہیں ہوتا۔"

"یہ زندگی ہے میری دوست۔ یہاں ڈھیٹ بننا پڑتا ہے۔ اگر ہر کسی کی بات کو ہم سوچنے بیٹھ گئے۔۔ تو ذہنی مریض بن جائینگے۔" مہر نے اپنا فلسفہ بھگاڑا۔ وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی سٹاپ تک جا رہی تھی۔ دونوں کا گھر پڑوس میں تھا۔ ان دونوں میں بچپن سے ہی گہری دوستی تھی۔ ساتھ ہی اسکول جاتی تھیں۔ اب کالج بھی ایک ہی تھا۔۔ دونوں سیکینڈ ایئر کی طالبہ تھیں۔ سٹاپ پر پہنچ کر مہر نے گہری سانس لی۔

"اف پتا نہیں کب تک پبلیک ٹرانسپورٹ کے لئے خوار ہونا پڑے گا۔ اللہ آبی کاش ہمارے پاس بھی ایک کار ہوتی۔ کم سے کم اتنا خوار نہ ہونا پڑتا۔" مہر نے سامنے رکتی کار

کو دیکھ کر مہر کے کان میں سرگوشی کی۔

"انسان بن کہ رہو مہر۔ یہ بلیک پلیس ہے۔ کہیں بھی شروع ہو جاتی ہو۔" ازلی بزدل اور لوگوں سے گھبرانے والی آگینے مہر کو زور سے بولتا دیکھ کر گھبرا گئی۔ وہ لڑکا بھی گھور گھور کر ان ہی کو دیکھ رہا تھا۔ جو ابھی کار کا دروازہ کھول کر اترتا تھا۔

"ہائے آبی کتنا ہینڈ سم ہے یار۔ کاش یہ ہمیں لفٹ ہی دیدے۔"

"مہراب بکواس کی تو میں تمہیں دھکا دے دوں گی۔ کسی گاڑی سے ٹکرا جاؤ گی۔" آبی نے دانت پیستے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اب سامنے کھڑا لڑکا باقاعدہ مسکرا رہا تھا۔ مہر کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔ اسی اثنا میں ان کی مطلوبہ گاڑی آگئی۔ شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے مہر کو کھینچا۔ دونوں جلدی سے لوگوں سے بھری ہوئی گاڑی میں چڑھیں۔

"اف ظالم۔ اتنی زور سے ہاتھ پکڑا ہے اب تک درد ہو رہا ہے۔" مہر اپنا ہاتھ سہلا رہی تھی۔

"تو تم سدھر جاؤ کیوں اس طرح کرتی ہو کہ مجھے غصہ آجائے۔" دونوں کھڑے ہو کر ہلتی ہوئی گاڑی میں بھی لڑہی رہی تھی۔ کچا کچھ بھرے لوگ اپنی منزل پر جلدی پہنچنے کے لئے یہ سفر کرنے پر مجبور تھے۔

Classic Urdu Material

کالج کے گیٹ کے پاس گاڑی رکواتی دونوں جلدی سے اندر بھاگیں اور ہمیشہ کی طرح آج بھی دس منٹ لیٹ تھیں۔ اف آگینے نے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھی۔ "مل گیا تمہیں سکون۔ آج پھر بے عزتی۔" متوقع بے عزتی کے خیال سے ہی آگینہ کا دل خراب ہو گیا۔

"کچھ نہیں ہوتا۔ چلو تم۔ میں بھی دیکھتی ہوں آج کیسے وہ فزکس کی سائنکو باہر نکالتی ہیں۔ خود شوہر سے لڑ کر آتی ہیں اور ہم پر غصہ نکالتی ہیں۔" "کیا کرو گی تم؟؟" آگینے خوف سے کانپ رہی تھی۔ مہر ماہ کا کچھ پتا نہیں تھا وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ "تم چپ سے چلو۔"

دونوں کوریڈور کی طرف تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔ "مے آئی کم ان میم۔" دونوں کلاس کے باہر کھڑی تھیں۔ "بی بی آپ دونوں شادی میں نہیں آئی ہیں۔۔ جو روز منہ اٹھا کہ جب دل چاہتا ہے آجاتی ہیں۔ جائیں میری کلاس سے باہر۔"

"ایسکیوز می میم۔ ہمیں پتا ہے ہم کالج آئیں ہیں۔ اچھا میم اب غلطی نہیں ہو گی۔" مہر معصوم سی شکل بنائے ان سے معافی مانگ رہی تھی۔ آگینے نے حیرت سے اس کا دوغلہ

Classic Urdu Material

پنادیکھا۔ ابھی تو بڑا بول رہی تھیں میڈم۔۔ اب کیسے معصوم بنی ہوئی ہے۔ آگینے دانت پس رہی تھی۔

"جائیں باہر۔ آپ کو آواز نہیں آرہی۔۔ روز یہی حال ہے آپ دونوں کا۔" میم اب پڑھانے میں مصروف ہو چکی تھیں۔

"میم آپ روز یہی کلر پہنا کریں بہت اچھا لگتا ہے۔" پوری کلاس خاموشی سے لیچر سن رہی تھی کہ مہر کی آواز سنائی دی۔ میم پیچھے مڑ کر اسے گھریوں سے نواز رہی تھیں۔

"آپ کو ایک دفعہ بات سمجھ نہیں آتی۔" کرخت لہجے میں کہا۔ "سوری میم۔" اب وہ اتنی معصوم بن چکی تھی۔۔ جیسے اس کی کوئی غلطی نہ ہو۔

"آجائیں اندر مگر یہ لاسٹ وارنگ ہے۔" دونوں کو اندر بلا تیں اب وہ اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے وارنگ دے رہی تھیں۔

"دیکھا۔۔ اپنی تعریف سن کر بلائیں ہیں اندر۔" مہر کی سرگوشی جاری تھی کہ اتنی دیر سے تماشا بنی آگینے نے اس کے پائوں پر اپنا پیر رکھ دیا۔

"آہ۔۔" مہر کی چیخ نکل گئی۔

"آپ دونوں کو اگر یہاں کوئی ڈرامہ کرنا ہے تو جاسکتی ہیں۔ بی بی آپ یہاں سیر کرنے آتی ہوں گی۔ باقی لڑکیاں پڑھنے آئی ہیں۔ انہیں سکون سے پڑھنے دیں۔" دوبارہ کرخت

Classic Urdu Material

آواز میں انہوں نے ڈانٹا۔ لڑکیوں کی دبی دبی ہنسی اور میم کا اس طرح بے عزت کرنا آگینے کو سخت شرمندہ کر رہا تھا۔ جب کہ مہر مزے سے مسکراتی اب کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"تم بات نہیں کرو مجھ سے۔ کیا ضرورت تھی اتنا تماشہ کرنے کی۔" مہر مسلسل آگینے کو منانے میں لگی تھی۔ جب کہ آگینے لا بھری میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ اور اسے مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔

"مان جانہ میری جان۔ کیوں میرے دل کو تڑپا رہی ہو۔" ایک ادا سے مہر نے آگینے سے کہا۔

"دفع ہو۔۔ چھپوری حرکت کر کے مجھے مزید غصہ مت دلاؤ۔"

"اچھا نہ۔۔ سوری۔" اب وہ کان پکڑ کر کھڑی ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے اب

لا بھری کے ہاتوں بے عزتی ہوتی جو مسلسل خطرناک آنکھوں سے ان دونوں کو گھور

رہی تھیں۔ آگینے مہر کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی۔

"پوری فلم ہو تم۔" اب آگینے خفگی سے کہہ رہی تھی۔ دونوں اب باہر کی طرف جارہی تھیں۔

"شکریہ آپ کا ملکہ عالیہ۔" جھک کر مہر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ آگینے کو بھی اس کی اس

Classic Urdu Material

حرکت پر ہنسی آگئی۔ اب دونوں کھلکھلا رہی تھیں۔ ان کی ہنسی کو بریک تب لگا جب کالج کے دروازے کے باہر وہی صبح والا لڑکا اپنی کار کر بونٹ کے ساتھ لگا کھڑا ان ہی کو دیکھ رہا تھا۔

"آبی یہ تو وہی لڑکا ہے۔" اب کی بار مہر بھی پریشان ہو گئی تھی۔ آبی کی جان خشک ہو چکی تھی۔ اس کو دوبارہ دیکھ کر۔ ایسی اس کی نظریں اتنی خوف ناک لگ رہی تھیں۔ "مہر خاموشی سے چلو۔" یہاں آبی اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف سے گزر رہی تھی کہ آواز

"اب اتنا ہینڈ سم لڑکا آپ کو لفٹ دینے کے لئے تیار ہے۔۔ تو آپ لوگ جارہی ہیں۔" آبی کا دل حلق میں آگیا۔ جب کہ مہر کے بھی چلتے قدموں میں تیزی آگئی۔ "تمھاری وجہ سے ہوا سب۔۔ کیا ضرورت تھی اتنی زور زور سے اپنی حسرت بیان کرنے کی۔" آگینے کا غصے سے برا حال تھا۔ جبکہ مہر کی بھی بولتی بند تھی۔ وہ خود حیران تھی کہ اس کی باتیں اس لڑکے نے سن لی۔ ابھی سٹاپ تک ہی پہنچی تھی کہ سامنے کار کے ٹائر چرچرائے۔۔ دونوں ڈر کہ پیچھے ہٹیں۔ یا اللہ کار سے اترنے والے کو دیکھ کر دونوں کر رنگ سفید ہو چکے تھے۔

آج احزم بہت خوش تھا۔ اس دن کا اس نے کتنا انتظار کیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا اسے زمانے بھر کی خوشیاں مل گئی ہوں اور اس کے برابر میں بیٹھی زارا بھی خود کو خوش نصیب لڑکی سمجھ رہی تھی۔ برابر میں بیٹھا خوب روسا لڑکا اس کی محبت میں دیوانہ تھا۔ جس پر یونیورسٹی کی تمام لڑکیاں مرتی تھی۔ مگر وہ آج اس کو اپنے نام کی انگھوٹی پہنا رہا تھا۔ ان دونوں کے کلاس فیلو دونوں پر رشک کر رہے تھے۔

"واہ تم دونوں کتنے لکی ہو۔ نہ کوئی ظالم سماج نہ کوئی رکاوٹ۔ اتنی آسانی سے محبت مل گئی۔" فارینہ نے سرد آہ بھری۔ تو باقی نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ہاں ماننا پڑے گا یار۔ تم دونوں کی محبت کا گواہ تو پورا یونیورسٹی ہے۔ دونوں لیلہ مجنوں کی طرح ہر جگہ ساتھ نظر آتے تھے۔ ہمیں تو پہلے ہی پتا تھا۔ دال میں کچھ کالا ہے۔"

دونوں سب کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ ہو رہے تھے۔ زارا اور احزم ہونی فیلو تھے۔ اور دونوں میں دوستی پروان چڑھتی کب محبت میں ڈھلی دونوں ہی بے خبر رہے اور جب یونی کا آخری سال آیا تو احساس ہوا۔ ایک دوسرے کے بغیر اب رہنا ممکن نہیں۔ احزم اپنے گھر کا بڑا بیٹا تھا۔ گھر میں بات کی تو امی کو ماننا پڑا اور زارا اپنے گھر کی اکلوتی بیٹی تھی۔ کسی نے اعتراض ہی نہیں کیا۔ اس طرح آج دونوں کی منگنی تھی۔ اور شادی احزم کے

Classic Urdu Material

جانب لگنے تک طے پائی تھی۔ وہ دونوں فق چہرہ لئے سامنے کھڑے لڑے کودیکھ رہی تھیں۔

"ایسیکوزمی یہ روڈ آپ لوگوں کی جاگیر نہیں ہے جو اس طرح دوڑ رہی ہیں لگتا ہے مرنے کا بہت شوق ہے۔"

احزم طنز سے کہتا اب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا

"اف۔۔" دونوں کی جان میں جان آئی۔

"میں تو ڈر گئی تھی۔۔۔ میں سمجھی وہی لڑکا پیچھا کرتا ہوا آگیا ہے۔" مہر نے کہا۔

"اب پیچھے ہٹو ورنہ کوئی اور سنا کر چلا جائے گا۔" آگینے اب تک خود کو سنبھال نہیں سکی تھی۔

اسی وقت ان کی مطلوبہ گاڑی آئی جس میں دونوں جلدی سے سوار ہو گئیں۔

"آج کا دن ہی منحوس ہے صبح ٹیچر سے اچھی خاصی بے عزتی ہوئی اس کے بعد وہ لڑکا پتا نہیں کون تھا۔" آگینے روہانسی ہو رہی تھی۔ اس سے ایسی کسی کی بات برداشت نہیں ہوتی کجا کے کوئی اجنبی سنا کر چلا گیا۔ دونوں اب گاڑی سے اتر کر گھر کی طرف جارہی تھیں۔ سٹاپ سے ان کا گھر تھوڑی دور کے فاصلے پر تھا۔۔۔ مہر کچھ چپ چپ تھی۔

"تمہیں کیا ہوا۔" آبی نے اس کو ہلایا۔

"ہاں! کچھ کہ رہی تھی تم۔؟؟" مہر جیسے کسی خواب سے جاگی۔
"میں تو کب سے بہت کچھ کہ رہی ہوں تم کہاں غائب ہو۔؟"
آگینے تفتیش کرتے لہجے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔
"یہیں ہوں کہاں جاؤنگی میں؟"۔ پھیلکی سی مسکراہٹ سے اس نے جواب دیا۔
دونوں کا گھر قریب آچکا تھا آگینے کو اس کی خاموشی اور اس کا لہجہ کھٹک رہا تھا۔ مہر چپ رہنے والی لڑکی نہیں اور ایسی لڑکی۔ نہیں تھی کہ کسی بھی حادثے یا واقعے کو دل پر لیلے بلکہ وہ تو ہر بات کو ہوا میں اڑا دیتی تھی۔ جیسے کچھ ہوا نہیں پھر آج اتنی چپ کیوں لگ گئی اسے۔ آگینے سوچ رہی تھی۔

دونوں کا گھر آچکا تھا مہر خاموشی۔ سے اپنے گھر میں چلی گئی جبکہ آگینے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی یہ اسے آج ہوا کیا ہے ورنہ مہر کی باتیں تو دروازے کے پاس بھی دس منٹ تک جاری رہتیں آگینے بھی سر جھٹک کر اندر آگئی۔۔۔

مہر ماہ کالج سے گھر آئی تو پیاس سے برا حال تھا۔
"کیا مسئلہ ہے۔۔ کوئی ہے۔۔ پانی ہی پلا دو۔" صحن میں بجھی چارپائی پر وہ بیٹھ کر آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے مہر۔ آتے ہی شروع ہو جاتی ہو تھوڑا سا صبر کر لیا کرو۔" فارحہ نے پانی کا گلاس لا کر دیا جو مہر کی بڑی بہن تھی۔

"ہاں تم خود تو گھر میں رہتی ہو تمہیں کیا پتا باہر کتنی اتنی دور پیدل سفر کر کے کتنی گرمی لگتی ہے۔" بدتمیزی سے جواب دیتی پانی کا گلاس منہ سے لگایا اور ایک ہی سانس میں چڑھا گئی۔۔۔ فارحہ صرف گھور کر رہ گئی۔۔

"ہاں ایک تم ہی تو باہر سے آرہی ہو باقی سب تو فارغ ہیں صبح سے پکن کی گرمی میں تم لوگوں کے لئے لگی رہتی ہے۔ جو آتے ساتھ ہی بھوک بھوک کا نعرہ لگاتی ہو۔" عارفہ جو کمرے سے باہر آئی تھیں بیٹی کی بات پر غصے سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے نہیں کھاؤنگی اب میں کھانا۔" بیگ اٹھاتی تیزی سے وہ کمرے میں چلی گئی۔

عارفہ تاسف سے اپنی چھوٹی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں جو مزاج میں بالکل اپنے ابو پر گئی تھی مگر وہ مرد تھے اس لئے ان کے لئے یہ عادت زیادہ نقصان دہ ثابت نہیں ہوئی۔ مگر لڑکیوں کا اس عادت کے ساتھ معاشرے میں جینا مشکل ہو جاتا ہے۔

"امی آپ کو پتا تو ہے اس کی عادت کا اب دیکھئے گارات تک کمرے سے نہیں نکلے گی نہ کچھ کھائے گی۔" فارحہ کے لہجے میں بہن کے لئے محبت تھی۔

"رہنے دو اس کو آج بھوکی۔ تم نے اس کے لاڈ اٹھا اٹھا کر اور بگاڑ دیا ہے۔ پتا نہیں کیا

Classic Urdu Material

بنے گا اس لڑکی کا۔" عارفہ پہلے فارحہ کو جھڑک کر اب مہر کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔ وہ واقعی اپنی چھوٹی بیٹی کی فکر میں ہلکان رہتیں۔

"السلام وعلیکم۔" آگینے نے اندر آ کر سلام کیا پھر تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ سامنے ہی رابعہ کپڑے سی رہی تھیں

"امی یہ تو سفینہ خالا کا سوٹ ہے نہ یہ تو مکمل ہو چکا تھا؟" وہ رابعہ سے پوچھ رہی تھی۔

"بہت نخرے ہیں ان کو ایسا نہیں ایسا چاہئے اب فیٹینگ صحیح کرنے دے کر گئیں ہیں۔"

"تو بہ ہے اس عمر میں بھی اتنا فیشن۔" سوال رابعہ سے پوچھا تھا۔ مگر جواب دانیہ نے دیا جو آگینے کے لئے پانی لینے گئی تھی۔ دانیہ آگینے کی چھوٹی بہن تھی۔

دانیہ کا انداز ایسا تھا کہ آگینے کو ہنسی آگئی۔

"بہت بولنے لگی ہو دانی بڑوں کو اس طرح بولتے ہیں۔"

رابعہ نے دانیہ کو جھڑکا۔ تو وہ جلدی سے باہر بکل گئی آگینے بھی کپڑے بدلنے کی غرض سے اٹھ گئی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"کہاں تھے یار کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔" عارب نے کہا جو کافی دیر سے احزم کا انتظار کر رہا تھا۔

"بس راستے میں عجیب مخلوق سے ٹکرا ہو گی تھی۔" احزم نے جواب دیا اور زہن میں وہ دولٹ کی آنکھیں جو مین روڈ میں ایسے دوڑ رہی تھی جیسے کسی ریس میں حصہ لیا ہو۔۔۔۔۔۔

"عجیب مخلوق کس سے مل کر آگئے کہیں زارا تو نہیں مل گی تھی۔" عارب نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کل ہی تو زارا اور احزم کی منگنی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں یار زارا کہاں وہ تو بھول ہی گی کل کے بعد سے مجھے۔" احزم نے آہ بھر کے کہا۔

"زیادہ معصوم مت بن۔ دل بہلانے کے لئے تو تجھے کوئی بھی مل جائے گی ابھی موبائل دیکھو کتنے میسج موجود ہونگے۔" عارب نے احزم کی فلرٹی طبیعت پر چوٹ کی۔

"ارے یار میں کہاں کرتا ہوں وہ تو لڑکیاں خود میرے آگے پیچھے پھرتی ہیں۔" احزم نے لہجے کو اور معصوم بنالیا۔

"چل بس کر زیادہ معصوم مت بن سب پتا ہے مجھے۔" عارب نے چڑ کر کہا اس کو احزم کی یہ عادت بہت بری لگتی تھی۔ لڑکیوں سے بہت جلدی فری ہو جاتا تھا۔ بلکہ فلرٹ بھی کرتا تھا۔ جبکہ عارب سلجھا ہوا لڑکا تھا اسے لڑکیوں پر بھی غصہ آتا تھا۔ جو ایک لڑکے

Classic Urdu Material

کی باتوں پر آرام سے آجاتی تھیں۔۔۔
"اب منگنی ہو گئی ہے تمھاری سدھر جاؤ۔" عارب نے احزم کو لتاڑا جو پھر موبائل میں
مصرف ہو چکا تھا۔

"ہا ہا ہا۔۔۔" احزم کا قہقہہ فضا میں گونجا۔
"ارے تم تو میری اماں کی طرح شروع ہو گئے ہو۔ رکھ دیا دیکھو۔" موبائل جیب میں
ڈال کر وہ اسے اب اپنے دونوں خالی ہاتھ دیکھا رہا تھا۔
عارب صرف گھور کر رہ گیا۔

"چلو اب جس کام کے لئے بلایا ہے وہ کر لیں۔" وہ دونوں ابھی ایم بی اے کر کے فارغ
ہوئے تھے۔ احزم کو تو اپنے چاچو کے توسط سے اچھی جاب مل گئی تھی۔ مگر عارب
فلحال جاب کے لئے جوتیاں چٹھا رہا تھا۔ اسی سلسلے میں آج احزم نے عارب کو اپنے پاس

بلایا تھا اور خود ہی دیر سے پہنچا تھا۔
"ہاں چلو اشتیاق صاحب کو میں نے کال کر دی تھی۔ وہ بھی انتظار کر رہے ہوں گے۔"
اب دونوں باہر نکل رہے تھے۔

مہرماہ دن سے اپنے کمرے میں بند تھی آج کے غصے کی اصل وجہ تو کوئی اور پریشانی

تھی۔ اس نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا فیس بک آن کیا جلدی۔ سے میسجز چیک کئے
تو دھک سے رہ گئی۔

"اف یہ تو وہی لڑکا ہے جو آج کارلے کر ان لوگوں کا کالج تک پیچھا کر رہا تھا۔" اس کو
گھبراہٹ سے پسینے چھوٹ گئے۔ دو دن پہلے ایل ریکویسٹ آئی تھی اس نے ایکسیپٹ
کر لی پھر میسج کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔
مہرنے تو یوں ہی تفریح میں بات کر لی تھی مگر اسے یقین نہیں تھا وہ کالج تک پہنچ جائے
گا۔۔ اس نے تو صبح غور بھی نہیں کیا تھا مگر واپسی میں دیکھا تو اسے یاد آیا کہ اس نے
اس لڑکے کو کہاں دیکھا ہے۔
ابھی وہ موبائل پکڑے سوچ رہی تھی کہ میسنجر کی میسج ٹون بجی مہر کے پسینے چھوٹ
گئے۔

"آپ بہت خوب صورت ہیں۔" میسج پڑھ کر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔
"آپ کو کیسے پتا چلا میں ہوں اور کیوں آئے تھے آپ؟" دھڑکتے دل کے ساتھ
جواب دیا۔

"بس دل نے ضد کی کہ آپ کو دیکھنا ہے تو دل کی ماننی پڑی" سامنے والا اب برسو پرانا
فلمی ڈائلاگ سے اپنا برسو پرانا حربا آزما رہا تھا۔

"آپ نے مجھے کیسے پہچانا اور کالج کیسے پتا آپ کو اگر اب نہیں بتایا تو میں ہلاک کر دوں گی آپ کو۔" تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ جواب دیا۔ ایسا نہیں تھا کہ مہر کسی کی بات میں آجاتی تھی۔ مگر یہ شخص شاید مہر کو جان چکا تھا۔ اس نے وہیں سے وار کیا کہ مہر باتوں میں آگئی۔

"نہیں پلیز ہلاک مت کرنا میں تو مر جاؤنگا تمہارے بغیر اب ایک لمحہ تصور نہیں کر سکتا۔" اس لڑکے نے اگلا ترپ کا پتا پھینکا۔

میج پڑھتے ہی مہر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"تو بتائیے جلدی۔" مہر نے جواب دیا۔ اور موبائل کی روشنی پر نظر جما کے رکھی۔

دل ہنوز دھڑک رہا تھا۔

پھر موبائل میں روشنی چمکی۔ اور مہر نے تیزی سے میج پڑھا۔

"آپ نے جو اپنی پکچر پر و فائل میں لگائی تھی وہ میرے پاس سیو ہے۔" وہ تصویر دیکھ کر تو مجھے نیند آتی تھی۔ پلیز غصہ مت ہونا۔ مجھے خود اچھا نہیں لگا تصویر لینا مگر میں دل کے ہاتوں مجبور تھا۔

اتنے تفصیل میں جواب تھا مہر کی ہتھیلی بھیگ گئی شاید آج سے پہلے کسی نے اس طرح اس کی تعریف نہیں کی تھی اسی لئے اسے اچھا لگ رہا تھا یہ سب۔

Classic Urdu Material

"اور کالج؟؟" دو لفظ لکھ کر اس نے پوچھا ۔
"وہ تو یار تمہارے بابو سے پتا چلا اور تم نے خود بتایا تھا۔۔۔
مہر کے لئے اتنا بہت تھا کہ وہ اس کی تصویر کے بغیر سوتا نہیں اور اس کے لئے وہ کالج
تک پہنچ گیا وہ تو کچھ ہی پل میں ہواؤں میں اڑنے لگی تھی۔ کوئی اس کے لئے اتنا پاگل
تھا۔ وہ کافی دیر تک اس سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھی ایک ہی دن میں اجنبیت
کی تمام دیوار گر چکی تھی ۔
جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو شام ہو چکی تھی چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔ گنگنائے
ہوئے وہ کچن میں داخل ہوئی۔
"کیا پکا ہے آج؟" کچن میں موجود فارحہ سے سوال کیا جو اس کے لہجے پر حیران
تھی۔ مہر بغیر کسی کے منائے اتنی آسانی سے مان گئی تھی اور خود باہر آگئی تھی۔ امی نے
منع کیا تو فارحہ بھی اسے بلانے نہیں گئی تھی مگر آج وہ خود باہر تھی۔
فارحہ نے اس کا خوشگوار موڈ دیکھ کر شکر کیا۔۔۔
"تمہاری فیوریٹ ڈش بریانی بنائی ہے تم ہاتھ منہ دھو میں لگاتی ہوں۔" ہوں ٹھیک مہر
آرام سے باہر نکل گئی ۔
فارحہ اسے حیرت سے دیکھتی رہی ۔۔۔۔

"مہر تم منہ سے کچھ بولو گی اب تم کل سے مشکوک حرکت کی جا رہی ہو۔" آگینے سے مہر کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی تو وہ بول پڑی۔۔۔ آج بھی راستے بھر وہ خاموش تھی۔ تو آگینے کو غصہ آگیا اس وقت وہ دونوں کالج کی کینیٹین میں تھیں اور مہر مسلسل موبائل میں مصروف تھی۔۔۔

"یہ یاد ہے تمہیں کون ہے۔" اچانک مہر نے موبائل اس کے آگے کیا۔۔۔ "یہ آگینے نے آنکھیں پھاڑ کر تصویر کو دیکھا۔

"مہر یہ تمہارے پاس کہاں سے؟ یہ تو وہی لڑکا ہے جو ہمارا پیچھا کر رہا تھا۔" آگینے کی حیرت انتہا پر تھی۔ مہر نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ اور سب جاننے کے بعد آگینے کا دل چاہ رہا تھا اس پاگل لڑکی کو دو تھپڑ لگائے۔

"مہر تم پاگل ہو تم جانتی بھی نہیں اس کو کون ہے کیا ہے بند کرو بات کرنا ابھی بلاک کرو خود بھی مرو گی مجھے بھی مروا دی۔" آگینے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس کو اس بے وقوفی سے کیسے روکے۔۔۔

"آگینے وہ ایسا نہیں ہے۔ وہ پاگل ہے میرے لئے۔ تم نے دیکھا تھا نہ۔۔۔ کتنا ہینڈ سم اور امیر ہے۔ کیا اس کے پاس لڑکیوں کی کمی ہو گی؟ لیکن وہ صرف میرے پیچھے آ رہا ہے

کیوں؟ اس لئے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔" آخر میں اس کے لہجے میں فخر آگیا

آگینے نے تھکی ہوئی سانس لی وہ سمجھ گئی کہ اب اس کو سمجھانا بے کار ہے
"مہر! ہم چھوٹے گھر کی لڑکیوں کو خواب بھی چھوٹے دیکھنے چاہیئے۔ کیونکہ یہ جو
بڑے خواب ہوتے ہیں نہ ان کی تعبیر بہت بھیانک ہوتی ہے۔ ان خوابوں کا تاوان
ہمیں زندگی بھر بھرنا ہوتا ہے۔" آگینے نے کہہ کر اپنا بیگ اٹھالیا اور چلنے لگی مہر بھی اس
کے پیچھے تھی۔

"آبی! خواب دیکھنا ہر کسی کا حق ہوتا ہے۔ اور خواب کی تعبیر ہم اپنی کوشش سے پورا
کر سکتے ہیں۔۔ اور پلیز مجھے تمہارے کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔" آخر میں
بد تمیزی سے کہتے وہ جانے لگی آبی حیرت سے اس کے بدلے ہوئے انداز دیکھ رہی
تھی۔.. support@classicurdumaterial.com

وہ دونوں کالج سے باہر نکل رہی تھیں کہ وہی لڑکا پھر کالج کے دروازے کے پاس اپنی
کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ مہر کو دیکھ کر اس نے ہاتھ ہلایا تو مہر بھی مسکراتے ہوئے
اس کے پاس جانے لگی۔

"تم پاگل پوگی ہو کہاں جا رہی ہو؟" آگینے نے اس کے بازو دبوچے۔ مہر اپنا ہاتھ چھڑا

کر آگے بڑھی۔ چارونا چار آگینے کو بھی ساتھ چلنا پڑا۔۔۔۔۔
مہرپتا نہیں کیا باتیں کر رہی تھی مگر آگینے فاصلے میں کھڑی لوگوں کی چبھتی نظریں
برداشت کر رہی تھی گھبراہٹ سے اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو رہے
تھے۔ "کیا باتیں کر رہی تھی تم؟"
آگینے خطرناک تیور لئے اسے گھور رہی تھی۔ "ایم سوری یار مجھے نہیں پتا تھا وہ آجائے
گا۔ بہت مشکل سے منایا ہے ناراض ہو رہا تھا کہ رہا تھا میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔" مہر
اسے بتا رہی تھی۔ وہ دونوں اب گاڑی کے انتظار میں بس سٹاپ پر کھڑی تھیں۔ "تم
پاگل تو نہیں ہو مہر؟" کیا ہماری اس طرح تربیت کی گئی ہے کہ ہم دودن کی دوستی میں
کسی کے ساتھ بھی چلی جائیں؟ "آگینے کو لگ رہا تھا مہر کا دماغی توازن خراب ہو چکا ہے۔
"مجھے پتا ہے آبی کیا صحیح ہے کیا غلط میں کونسا چلی گی ہوں اس کے ساتھ" مہر کو آگینے کا
اس طرح بولنا برا لگ رہا تھا۔ اب ان دونوں نے پورا راستہ خاموشی سے طے
کیا۔۔۔۔۔

احزم آفس سے آیا تو زارا کے میسج دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔
"ہیلو اسلام وعلیکم! لگتا ہے آج مزاج کچھ ٹھیک نہیں ہے" ہونٹوں پر مسکراہٹ دبائے

وہ لیب ٹاپ کھول رہا تھا۔
"تمہیں کونسی فکر ہے میری" زارا کی خفا خفا سی آواز آئی۔
"ایک تم ہی تو ہو میری جان جو میرے حواسوں پر سوار رہتی ہو تمہاری فکر نہیں ہوگی تو
اور کس کی ہوگی"
لہجے میں پیار بھر کر اس نے اسے منانے کی کوشش کی۔
"رہنے دو احزم تمہاری پروفائل پکچر پر کمٹ دیکھا تھا میں نے۔ آدھے سے زیادہ
لڑکیوں کے کمٹ تھے اور ایسے کمٹ تھے۔ جیسے ان ہی کے کچھ لگتے ہو تم۔"

زارا آج صبح سے ہی اس سے خفا تھی منگنی کے بعد بھی احزم نے اپنی پرانی سرگرمی نہیں
چھوڑی تھی یہی سوچ سوچ کر اسے غصہ آرہا تھا۔

ہا ہا احزم کا قہقہہ فضا میں گونجا لیب ٹاپ پر مسلسل نظر جمائے وہ کسی ٹینا نام کی لڑکی سے
چیٹنگ کر رہا تھا جو دو دن سے اس کو میسج کر رہی تھی۔
آج وہ فری ہوا تو اس کے میسج کا ریپلائی کر رہا تھا۔

تو تم جیلس ہو رہی ہو ہونٹ دانتوں میں دبائے وہ زارا سے مخاطب تھا۔
"جیلس کی بات نہیں ہے احزم مجھے اچھا نہیں لگتا کہ تم کسی سے بھی اتنا فری ہو"

Classic Urdu Material

-- زارا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔
"تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے شاید" احزم نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا لیب ٹاپ پر
انگلیاں مسلسل چل رہی تھیں۔۔۔
"اگر اعتبار نہیں ہوتا تو تمہارے نام کی انگوٹھی نہیں پہنتی۔" زارا اب تنگ آچکی تھی۔
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے کیسے سمجھائے۔
"ٹھیک ہے میں سو رہی ہوں۔" زارا کہتی کال بند کرنے لگی۔۔
"اتنی جلدی" احزم نے ٹائم دیکھا ایک تو ٹینا کی وجہ سے صحیح سے بات نہیں ہو سکی۔ اور
آج زارا نے بھی جرح کر کے موڈ خراب کر دیا تھا اب کال بھی رکھ رہی تھی۔ کچھ بھی
ہو وہ زارا سے واقعی محبت کرتا تھا۔
"ہاں مجھے سونا ہے السہ حافظ۔" کال کٹ چکی تھی۔ احزم کو بھی غصہ آ گیا۔ وہ اپنی فلرٹی
طبیعت کی وجہ سے مجبور تھا اور دوسرا زارا کی۔ ان ہی عادتوں کی وجہ سے وہ کسی اور سے
باتیں کرتا تھا پہلی بات وہ میسج بھی بہت کم کرتی اگر احزم کرتا تو یہی جواب آتا مصروف
ہوں۔۔۔
احزم زارا کے روئے کو سوچتا ہوا اب لیب ٹاپ بند کر چکا تھا اور سونے کی تیاری کرنے
لگا۔۔

مہر کالج سے آئی تو گھر میں کچھ نیا پن نظر آیا ڈرائنگ روم میں نئے پردے صوفے پر نیا
کشن۔ صحن بھی معمول سے زیادہ صاف ستھرا نظر آ رہا تھا اور کچن سے اشتہا انگیز خوشبو
آ رہی تھی۔۔

"کوئی مہمان آ رہا ہے کیا؟" وہ چارپائی پر بیٹھ کر کچن سے نکلتی فارحہ سے مخاطب ہوئی
۔۔

"تم بھی کپڑے چینج کر کے آ جاؤ میں کھانا نکالتی ہوں۔
"اوہ" مہر نے اپنے ہونٹ گولائی میں سکڑے "مطلب آج پھر پریڈ لگنے والی ہے
تمہاری"۔ طنز سے کہتی وہ اندر چلی گئی۔۔

فارحہ افسوس سے اپنی اکلوتی بہن کو دیکھ رہی تھی جو اس کے زخموں پر مرہم رکھنے کے
بجائے نمک چھڑکتی تھی۔۔ پتا نہیں مہر اتنی تلخ تھی یا پھر حالات نے بنادیا تھا۔ فارحہ
سر جھٹک کر دوبارہ کچن کی جانب چلی گئی۔۔۔

مہر کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی جانتی تھی باہر نکلی تو یہی حکم
صادر ہو گا بہتر ہے کہ اندر ہی رہے۔۔
آج فارحہ کو کچھ لوگ دیکھنے آ رہے تھے فارحہ 28 کی ہو چکی تھی مگر اب تک کوئی

Classic Urdu Material

مناسب رشتے کے انتظار میں ماں باپ کی دہلیز میں بیٹھی تھی۔
اول تو اچھا رشتہ آتا نہیں تھا آتا اگر آتا تو ان کے گھر کے حالات دیکھ کر دوبارہ رخ نہیں کرتا۔

فارحہ کے والد اقبال صاحب نے ساری جوانی ملازمت بدلتے ہوئے گزار دی۔ کہیں اچھی جگہ ملازمت ملتی تو اپنا غصہ اور صبر نہ کرنے والی عادت کی وجہ سے ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔

ایک بیٹا لسنے دیا تو وہ بھی باپ کا ہم نشین تھا فارحہ سب سے بڑی بیٹی تھی اس کے بعد عمار تھا اکلوتا بیٹا پھر مہر تھی۔
عمار زیادہ تعلیم بھی حاصل نہ کر سکا اور جب بوڑھے ماں باپ کو بیٹے کی ضرورت تھی تو وہ اپنی پسند کی شادی کر کے الگ ہو گیا۔

اس شادی کے پیچھے بھی لمبا قصہ ہے یہاں پر بھی اقبال کی ضد کی وجہ سے عمار کو یہ قدم اٹھانا پڑا کی دن گھر کا ماحول خراب رہا اور اس کے نتیجے میں بیٹے کی جدائی سہنی پڑی۔
ان سب حالات نے مہر کو اور زیادہ ضدی اور چڑچڑا بنا دیا تھا۔ اکلوتے اور محبت کرنے والے بھائی کی جدائی نے اسے خود سر بنا دیا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اقبال صاحب سے کھینچی کھینچی رہنے لگی۔

فارحہ عادت و مزاج سے عارفہ بیگم پر گئی تھی ویسے ہی صابر اور شاکر جنہوں نے اپنے حالات کا کبھی واویلا نہیں کیا۔

"کیا ہوا؟ ہمیشہ کی طرح آنے والوں نے ناشتے سے خوب انصاف کیا ہو گیا اور بغیر جواب دیئے چلے گئے ہونگے۔"

مہر فارحہ سے کہ رہی تھی جو تمام کاموں سے فارغ ہو کر اب کمرے میں آئی تھی۔ "پتا نہیں" جواب دیتی وہ اب الماری سے کپڑے نکال رہی تھی۔

"فارحہ تمہیں خود پر رحم نہیں آتا؟" مہر فارحہ کی اس صابر طبیعت سے چڑتی تھی۔

"کس بات کا رحم؟ میں کیا معزور ہوں جو خود پر رحم کروں۔"

فارحہ نظر چراتی کہ رہی تھی۔ تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا کہ رہی ہوں۔ ایک دفعہ ابّا سے بات کیوں نہیں کر لیتی؟ کہ دو کہ تمہیں عرفان بھائی سے شادی کرنی ہے۔ اور عرفان بھائی کو کیوں منع کرتی ہو؟

ایک دفعہ خالہ کو بات تو کرنے دو۔

تمہیں نہیں پتا مہر پچھلی دفعہ۔ ابّا نے کتنا ہنگام کیا تھا جب پتا ہے کچھ حاصل نہیں ہو گا تو کیا فائدہ ایسی بات کرنے کا؟ فارحہ بجھے ہوئے لہجے کہتی میں خود سے آٹھ سالہ چھوٹی بہن کو دیکھ رہی تھی۔

جو بغیر بتائے اس کے حالات سے واقف ہو چکی تھی۔ عرفان خالہ کا بیٹا تھا اور فارحہ کو پسند کرتا تھا مگر اقبال صاحب کی ضد کی وجہ سے یہ رشتہ نہیں ہو سکا وہ کہتے تھے عرفان کماتا ہی کتنا ہے میری بیٹی خوش نہیں رہ سکے گی۔۔۔ مہر ہنستی "خود بیٹی کو کتنا خوش رکھتے ہیں سونے میں تو تول کے رکھا ہے ابّا نے بیٹیوں کو"۔ "بری بات ہے مہر ابّا ہیں وہ تمہارے" فارحہ اس کو تنبیہ کرتی۔۔۔ فارحہ میں بات کروں عرفان بھائی سے؟ مہر کی آواز سے فارحہ حال میں واپس آئی۔ نہیں مہر کوئی "ضرورت نہیں ہے ایسے بھی خالہ اب ان کا رشتہ دیکھ رہی ہیں"۔ فارحہ نے دھیمی سی آواز سے کہا۔ "تمہیں کس نے کہا؟" مہر نے پوچھا۔ ماہین بتا رہی تھی۔ فارحہ نے اپنی کزن کا نام لیا۔

مہر تاسف سے اپنی اس صابر بہن کو دیکھ رہی تھی جانتی تھی کہ فارحہ بھی عرفان کو پسند کرتی ہے مگر کبھی کہے گی نہیں اسے ابّا کی اچھی بیٹی بننے کا خط تھا۔۔۔۔۔ مہر اپنی ماں اور بہن کی اسی عادت کی وجہ سے غصے میں رہتی۔ اب مہر موبائل میں مصروف ہو چکی تھی جہاں اسد کے میسج آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو؟" احزم اس وقت عارب کے آفس آیا تھا کچھ دن پہلے ہی احزم نے اس کی جاب لگوائی تھی۔ اس کا موڈ خراب دیکھ کر عارب پوچھ بیٹھا۔

"کچھ نہیں یار وہی روز کا مسئلہ زارا کا کل سے سیل آف تھا آج کال ریسیو ہوئی تو پتا چلا محترمہ کزن کی شادی میں حیدر آباد گی ہوئی ہیں۔" احزم نے خفاسی شکل بنا کر کہا۔

"تجھے غصہ کس بات کا ہے؟ حیدر آباد جانے کا یا سیل آف کرنے کا۔" عارب نے پوچھا؟

"یار تو جانتا ہے میں کچھ بھی کر لوں جتنی بھی لڑکیوں سے بات کر لوں مگر زارا سے میں بے انتہا محبت کرتا ہوں۔ کوئی بھی کام اس سے چھپا کر نہیں کرتا مگر وہ۔ ہمیشہ وہی کام کرتی ہے جس سے مجھے چڑ ہے۔ بغیر بتائے وہ چلی گی ایک میسج کر سکتی تھی۔"

"چل چھوڑا چھسا لے کر واتا ہوں تمہیں سارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔" عارب نے کہا پھر اپنے بانیک کی چابی اٹھا تا وہ اٹھنے لگا احزم بھی کھڑا ہو گیا۔

"کیا کر رہی ہو؟" اسد کا مسج دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کچھ خاص نہیں" مہر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں دیکھنے کا دل چاہ رہا ہے۔ میسج پڑھ کر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔" اتنی تو تصویر ہے آپ کء پاس "اس نے ہونٹوں کو دانت میں دبا کر مسکراتے ہوئے جواب لکھا۔

وہ اعتبار کی سیڑھی چڑھتے ہوئے کافی آگے آچکی تھی۔ اس کا مزاج بھی اب بہتر رہنے لگا تھا۔

"یار میں تصویر کی بات نہیں کر رہا ہوں" مجھے ملنا ہے۔ کتنے دن ہو گئے ہماری بات کو اب تک کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہوا؟" میسج کرنے والے نے تاک کر نشانہ لگایا۔ "مجھے خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے تم پر ورنہ مہر ہر کسی سے بات نہیں کرتی۔" تھوڑے غصے سے اس نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا مسئلہ ہے؟" اسد اب زچ ہو چکا تھا اس کا انکار سن کر۔ "میں تم سے بات کرتی ہوں اس کا یہ مطلب نہیں میں کوئی ایسی لڑکی ہوں۔ اس طرح باہر جانا مناسب نہیں لگتا ہے۔"

وہ اب اس سے سوال کر رہی تھی۔ "ٹھیک ہے پھر مجھ سے کبھی بات مت کرنا۔ اب ایک بھی میسج نہیں کرنا" جواب دے کر وہ اب موبائل سائڈ پر رکھ چکا تھا۔ مہر کو لگا تھا اب اگر بات نہیں کرے گی تو مر جائے اس کی ناراضگی اس سے برداشت

تھی۔

ہو رہی

نہیں

رات اسی سوچ میں گزر گئی۔۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو مہر؟" آگینے مہر کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ رہی تھی۔ اس کو بولو اپنے گھر والے کو بھیجے۔ اس طرح ملنا اچھی بات نہیں ہے۔ "آگینے مہر کی حالت دیکھ کر خود بھی پریشان تھی۔۔۔

"میں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کچھ سننے کے لئے تیار نہیں۔ میں کیا کروں؟" شوخ چنچل سی رہنے والی مہر آج بے بسی کی تصویر لگ رہی تھی۔

"میں کہتی ہوں لڑکیوں کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہئے۔ کہ کوئی بھی اجنبی آئے ان سے دو لفظ بول کے محبت کے دعوے کرے اور تھوڑی سی آپ کی تعریف کرے تو آپ

اس کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلی جائیں"

بلکل نہیں اس نے اپنی گردن نفی میں ہلائی ہم لڑکیوں کو اتنا مضبوط ہونا چاہئے کہ کوئی ہم سے محبت کرتا بھی ہو تو وہ ہم سے اظہار کرنے میں جھجکے اور ہمیں حاصل کرنے کے لئے صحیح راستہ چنے ناکہ چور راستے سے وہ ہم سے ملنے کی کوشش کرے۔۔۔۔۔

مہر آج خاموش تھی اسے بھی لگ رہا تھا جو کچھ بھی آج تک اس نے کیا وہ غلط تھا۔

آگینے گھر آئی تو بہت خاموشی تھی۔ "کیا ہو ہے؟ دانی کہاں ہے؟" اس نے سلائی کرتی

رابعہ سے پوچھا۔

"آج جب سے اسکول سے آئی ہے ایک ہی ضد فیروں پارٹی میں جانا ہے۔" منع کر دیا

ہے تو بیٹھی ہو گی کہیں منہ پھلا کر۔ رابعہ نے جواب دیا۔ اچھا میں دیکھتی ہوں آگینے کمرے سے باہر نکل گی۔

"کیا ہوا ہے میری چھوٹی کو؟" دانیہ صحن میں خفاسی بیٹھی تھی۔ آگینے بھی اس کے برابر

میں بیٹھ گی۔ "پارٹی میں جانا ہے؟" کیسے جاؤں ہمیشہ کی طرح اتنے پیسے نہیں ہے نہ

کوئی نیا سوٹ"

دانیہ ہنوز خفاسی بیٹھی تھی۔ "کس نے کہا پیسے نہیں ہے؟ جاؤ تیار ہو جاؤ پھر مارکیٹ

چلیں گے" آگینے نے اپنی ہتھیلی دیکھائی جس میں نیلے نوٹ تھے سچ! دانیہ کا چہرہ خوشی

سے کھل گیا۔

"مگر آپ! یہ پیسے؟" دانیہ نے حیران ہو کے پوچھا۔

"یہ نئے بچے جو ٹیوشن کے لیے آئے ہیں اس کے ایڈوانس کے پیسے ہیں۔"

Classic Urdu Material

"چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ" آگینے کے کہتے ہی دانیہ خوشی خوشی اٹھ گئی۔
"تم ہر خواہش پوری کر کے اس کو بگاڑومت" رابعہ جو باہر آئی تھی آگینے پر خفا ہوئیں۔
"میری پیاری اماں چھوٹی چھوٹی خواہشیں تو ہے اس کی اگر ہم پوری نہیں کریں گے تو پھر
یہی خواہشات اس کی کمزوری بن جائیں گے جس کا فائدہ باہر کے لوگ اٹھائیں گے۔ پھر وہ
ہمیں اپنا دشمن اور ان کو خیر خواہ سمجھے گی۔"۔۔۔

آگینے پیار سے ماں گلے میں باہیں ڈال کر سمجھا رہی تھی۔
رابعہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگئے ان کی یہ بیٹی اس کی طرف سے تحفہ تھا۔ ان کے
والد کا انتقال ہو چکا تھا جب آگینے میسٹرک میں تھی۔ تب سے رابعہ کپڑوں کی سلای کا
کام کر کے گھر چلا رہی تھیں۔۔
پھر آگینے میسٹرک کے بعد محلے کے بچوں کو ٹیوشن دینے لگی زندگی اسی طرح گزر رہی
تھی۔۔۔

مہر پریشان سی موبائل لیے بیٹھی تھی دودن ہو چکے تھے مگر اب تک اسد کا کوئی میسج
نہیں آیا تھا ان کے پیپر ز ہونے والے تھے اسی لیے کالج جانا نہیں تھا۔

"کیا ہوا ہے مہر ایسے کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟" فارحہ جو کچن سے آرہی تھی اس کو اس طرح بیٹھا دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔ ہنستی کھیلاتی مہر کچھ دن میں ہی بجھ گئی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں پیپر کا سوچ رہی تھی" مہر نے مسکرا نے کی کوشش کی۔ تم کب سے پیپر کے بارے میں سوچنے لگی؟ فارحہ نے ہنستے ہوئے کہا مہر مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔

ایک ہفتے بعد اسد کا میسج آیا تھا لیکن میسج دیکھ کر مہر کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔ ان کے امتحان شروع ہو چکے تھے۔ امتحانی کمرے سے نکلنے کے بعد آگینے مہر کو لے کر ایک طرف آئی جہاں لڑکیوں کا رش کم تھا۔

"اب بولو کیا ہوا ہے؟ صبح سے اتنی عجیب سی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے؟" آگینے نے پوچھا۔۔۔

مہر رونے لگی۔ "مہر کیا ہوا ہے؟ پلیز مجھے بتاؤ مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔" آگینے مہر کو اس طرح روتا دیکھ گھبرا گئی۔

"پھر گھر پر کوئی مسئلہ ہو گیا ہے؟" ابّا نے کچھ کہا ہے؟

آگینے اس کے گھر کے حالات سے واقف تھی تبھی اندازے لگا رہی تھی۔

"نہیں وہ اسد کا میسج آیا تھا۔ کہتا ہے اگر تم ملنے نہیں آئی تو تمہاری ساری پکچرز کو ایڈیٹ کر کے فیس بک میں ڈال دے گا اور ابّا اور بھائی کو دے دیگا۔"

مہر مسلسل رو رہی تھی۔۔۔
"کیا! آنگینے حیران پریشان سی روتی ہوئی مہر کو دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ
اسے دلا سے دے تو کیسے یا اس پر غصہ کرے۔
آنگینے کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ مہر کی بے وقوفی اسے یہاں
لے آئے گی۔۔۔"

مہر کا سوچ سوچ کے دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔ اب صرف یہی دھڑکا لگا رہتا کب وہ
تصویریں اب تک پہنچ جائیں۔ اس نے اسد کی بہت منتیں کیں مگر وہ کچھ بھی سننے کے
لیئے تیار نہیں تھا۔ مہر کو یقین ہی نہیں آتا تھا یہ وہی شخص تھا جس کی جھوٹی محبت کی
باتوں میں وہ آئی تھی۔ کس طرح بدل گیا تھا۔ بلکہ بدلا نہیں تھا اب تو وہ اصل روپ
میں آیا تھا۔۔۔

مہر کو آنگینے کی بات یاد آتی "کتنا منع کیا تھا اُس نے مگر میں نے اپنی دوست کی بات نہیں
مانی ایک اجنبی کی باتوں میں آگئی۔ واقعی ہم لڑکیاں کتنی بے وقوف ہوتی ہیں ایک اجنبی
مرد کی چار دن کی دوستی کے لیئے برسوں پرانی دوستی توڑ دیتی ہیں۔ اپنے سگے رشتوں کا
خیال نہیں کرتیں۔ کیا ہم لڑکیاں محبت کی اتنی بھوک ہوتی ہیں؟ مہر کا زہن بہت سی
سوچوں کے جال بن رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اب کھلی تھی جب پانی سر سے اوپر جا چکا تھا

رورو کے ہلکان ہو چکی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے اسد کاروزدھمکی کے ساتھ میسج
آتا وہ مسلسل ازیت کا شکار تھی ---

"آبی! مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں؟" آج دونوں کا آخری امتحان دونوں
امتحان دے کر اب ایک پرسکون گوشے میں بیٹھی تھیں۔ آگینے افسوس سے مہر کی
حالت دیکھ رہی تھی آج آخری امتحان کے لیے کتنا کچھ سوچا تھا مہر نے اسے کتنی خوشی
ہوتی تھی امتحان کے بعد اسے لگتا تھا جیسے کسی بوجھ سے آزاد ہوگی ہودوسری لڑکیوں
کے چہرے پر کتنی خوشی اور لا پرواہی تھی کبھی مہر بھی ایسی ہوا کرتی تھی اور آج درد کی
تصویر بنی تھی۔ "مجھے بتاؤ میں کیا کروں آبی؟" مہر کی آواز سے آگینے سوچ سے باہر نکلی

"تمہاری دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی اس سے؟" نہیں آبی میں نے اس سے امتحان تک
کی مہلت مانگی تھی آبی میں نے کہا تھا میں پیپر بعد اس سے مل لوں گی۔
مہر نے بتایا۔ "تم پاگل تو نہیں ہو مہر تم اس کی دھمکی سے ڈر کر ملنے چلی جاؤ گی مطلب
ایک اور غلط کام" آگینے نے غصے سے کہا --

"نہیں آبی میں نے صرف کچھ مہلت کے لئے ایسا کہا لیکن تم بتاؤ میں کیا کروں؟" مہر سخت پریشان تھی۔

"تم ایسا کرو فارحہ آپی سے بات کرو ہو سکتا ہے وہ تمہاری کچھ مدد کریں کیونکہ دوبارہ اس لڑکے کی بات سننا بے وقوفی سے زیادہ کچھ نہیں" آگینے نے مشورہ دیا جسے سنتے ہی مہر دبک گئی "نہیں! پاگل ہو گی ہو میں گھر میں کسی کو بتا نہیں سکتی اب مجھے اسی وقت گلا دبا دیں گے" مہر سوچ کے ہی کانپ گئی۔ "پھر ڈرتی رہو اور بلیک میل ہوتی رہو ایک لڑکے سے" آگینے کو غصہ آگیا۔ مہر کے آنسو نکل گئے "اب رو کیوں رہی ہو؟ سوچتے ہیں کچھ"۔۔۔ آگینے اس کے آنسو دیکھ کر نرم پڑ گئی۔

"آبی! ایک دفعہ اس سے مل کے بات کرنے میں کیا حرج ہے ہو سکتا ہے وہ سمجھ جائے" مہر بول رہی تھی آگینے اسے دیکھ رہی تھی۔ "آبی دیکھو سب تعلق ختم کر دوں گی لیکن اس سے ملنا پڑے گا آبی گھر تک یہ بات نہ پہنچے ابازندہ نہیں چھوڑینگے اور محبت کرنے والا بھائی نفرت کرنے لگے گا اور امی وہ تو ایسی اتنے دکھ سے چکی ہیں وہ نہیں برداشت کر سکیں گی" مہر روہانسی ہو رہی تھی۔

آگینے نے اس کی بات سے اتفاق کر لیا۔ "آبی! تم بھی چلو گی نہ ساتھ؟" وہ آس بھری نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی آگینے کے پاس انکار کے سارے لفظ ختم ہو گئے اسے

ہامی بھرنی پڑی مہر کے چہرے پر اطمینان اتر گیا اور آگینے خاموش ہو گئی۔۔۔

احزم گھر آیا تو غیر معمولی خاموشی کا احساس ہوا۔ "کیا ہوا امی! خیریت ہے؟ اور یہ سامان" اس نے عالیہ بیگم سے پوچھا اور سامان کی طرف اشارہ کیا جو لاؤنج میں پڑا تھا اس نے کچھ ڈبے تھے کپڑے اور دیگر اشیا جیسے کسی نے پھینکی ہو۔ "بھائی! آپ کی زارا بھابھی سے کوئی بات ہوئی تھی؟" ثانیہ کے سوال پر وہ ٹھٹکا انہونی کا احساس ہوا۔ "نہیں میری تو کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔ بلکہ وہ تو حیدر آباد شادی میں گئی تھی تب سے میری بات نہیں ہوئی ہوا کیا ہے کوئی بتائے گا؟" اس نے عالیہ بیگم کی طرف دیکھا۔ "توڑ گئے وہ لوگ رشتہ ہم نے تو تمہاری خوشی کے لئے تم نے جس سے کہا کروادی منگنی اگر کوئی بھی بات تھی تو آپس میں حل ہو سکتی تھی لیکن نہیں رشتہ ہی توڑ گئے میں نے بات کرنے کی بھی کوشش کی لیکن وہ لوگ تو کچھ سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔" عالیہ نے کافی تفصیلاً جواب دیا جب کہ احزم خالی زہن کھڑا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ بات یہاں تک پہنچ جائے گی۔۔۔ "اور پتا ہے بھائی! وہ لوگ تو زارا بھابھی کا رشتہ بھی طے کر چکے وہیں حیدر آباد میں" ثانیہ نے معلومات میں اضافہ کیا۔ "اور سارا سامان بھی واپس کر گئے ہیں" عالیہ

بیگم نے کہا۔ تب احزم نے غور کیا یہ تو وہی سامان تھا جو منگنی میں ان کی طرف سے گیا تھا۔ تصدیق ہو گئی واقعی منگنی ٹوٹ گئی اُسے لگا شاید عرصے میں بول دیا ہو مگر سامان دیکھ کر احساس ہو گیا بات واقعی ختم ہو چکی ہے۔۔۔

احزم کی سوچنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔ وہ لاؤنج سے تیزی سے باہر نکل گیا عالیہ بیگم اپنے بیٹے کو تاسف سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ "امی بھائی کتنا خوش تھے نہ منگنی میں زارا بھا بھی کے گھر والوں نے اچھا نہیں کیا۔" ثانیہ نے افسوس سے کہا۔۔۔ "تم تو یہ بھا بھی کی گردان بند کرو۔" عالیہ بیگم جھنجلا کر کہتی اٹھ گئیں۔۔۔۔۔

احزم کا برا حال تھا زارا کو کال کر رہا تھا مگر اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا اس نے جھنجلا کر فون بیڈ پر پھینکا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے بال کو جکڑ لیا سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب کیوں اور کس لئے ہوا۔

ہر گھر میں روز کسی نہ کسی کی بیٹی کی تزیل ہوتی ہے کبھی رشتے سے انکار کی صورت میں کبھی منگنی توڑ کر عورت یہ تزیل برداشت کر لیتی ہے اس کی بھی انا پر چوٹ پہنچتی ہے

مگر وہ دوچار آنسو بہا کر اپنوں کی خاطر سب بھول جاتی ہے اور بار بار توڑ دی جاتی ہے۔
مگر مرد کی ان پکاری ضرب کی طرح لگتی ہے اسے لگتا ہے اس کی ذات کی نفی کی گئی ہے
جو وہ کبھی نہیں بھول پاتا اور اسے اپنی ضد بنالیتا ہے۔

احزم رات بھر کروٹ بدلتا رہا آنکھیں سوچ چکی تھی دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا فون
کر کر کے تنگ آچکا تھا اب تک زار اکاسیل آف تھا۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا وہ کمرے
سے باہر نکل گیا۔ گھر کے پیچھے والے حصے کی طرف ٹہلنے کی غرض سے گیا تو اس کو
ٹھٹک کر رکنا ہلکی ہلکی کسی کی آواز آرہی تھی وہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ دیکھا تو ثانیہ
کسی سے کال پر بات کر رہی تھی۔ وہ سننے لگا۔

"نہیں پلیز! ایسا مت کرو تم جو کہو گے میں کرونگی مگر پلیز میری پکچر ڈیلیٹ کر دو

تمہیں اپنی بہن کا واسطہ ایسا نہ کرو میرا بھائی مجھے نہیں چھوڑے گا پلیز وہ مجھ سے بہت

محبت کرتے ہیں۔" "مت کرو ایسا"۔ ثانیہ رو رہی تھی۔ جب کہ احزم پیچھے بت بنا

کھڑا تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا اس کی جان سے پیاری بہن کب کسی اور پر بھروسہ

کرنے لگی اسے پتا بھی نہیں چلا۔ احمر کو بہت غصہ آیا دل چاہا جا کے ایک تمانچہ لگائے

ثانیہ کو مگر اچانک ہی ضمیر کی آواز سے اس کو رکنا پڑا جو اس پر ہنس رہا تھا "کس منہ سے

بہن کو رو کو گے خود بھی تو کسی کی بہن سے راتوں جھوٹی محبتوں کے پیٹنگے بڑھاتے

رہے۔ ہو آج تمھاری بہن پر بات آئی تو غیرت جاگ گئی "کوئی اس پر ہنس رہا تھا جب آنکھیں کھلی تو خود کی سوچ پر شرمندگی محسوس ہوئی۔ ثانیہ کال بند کر چکی تھی روتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فریز ہو گئی بھائی اس کی ہکلاتی ہوئی آواز نکلی۔ "میرے کمرے میں آؤ" یہ کہہ کر وہ چلنے لگا پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہیں کھڑی تھی۔ "ثانیہ جو بھی پر اہلم ہے بھائی کو نہیں بتاؤ گی مل کے حل نکالیں گے آ جاؤ"۔ اب کی دفعہ لہجہ نرم رکھ کر پیار سے کہا۔ جس سے ثانیہ کو حوصلہ ملا اور وہ ساتھ چلنے لگی۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے کون ہے یہ؟ اور کیا سلسلہ ہے ثانیہ نے روتے ہوئے ساری بات بتادی کہ کس طرح اس کی فیس بک پر دوستی ہوئی پھر محبت کا جھانسہ دے کر اب وہ اسے بلیک میل کر رہا تھا اور کچھ پیسے مانگ رہا تھا۔ ثانیہ کو بہت شرمندگی بھی ہو رہی تھی اس کی اس بے وقوفی نے اپنے بھائی کے سامنے کبھی نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ" وہ مڑنے لگی تو احزم نے آواز دی "سنو موبائل دکھاؤ" ثانیہ نے ڈرتے ہوئے موبائل دیا اس نے اس۔ لڑکے کا نمبر نکالا آئی ڈی نام نوٹ کیا۔ "سنو اس کا نمبر بلاک ہر جگہ سے بلاک کر دیا ہے اب کوئی بھی کال آئے ریسپونڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سب سے پہلے مجھے دکھاؤ گی اب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور

سنو میں تمہیں اس بات پر تو نہیں ڈانٹوں گا کہ تم نے یہ دوستی کیوں کی بات کیوں کی۔۔ کیونکہ اس کا انجام تو تم نے دیکھ لیا ہے سزا تمہیں مل گئی ہے امید ہے آئندہ ایسا نہ ہو ثانیہ نے فوراً نفی میں گردن ہلادی۔ ایک بات اور کوئی ڈرائے دھمکائے یا کسی بھی طرح حراساں کرے سب سے پہلے گھر میں بتانا چاہیے مجھے نہیں۔ بتا سکتی امی سے ڈیسکس کرو گی۔ مسئلے کا حل نکلے گا خود کوئی بھی فیصلہ نہ کرنا۔۔ احزم نے اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ جاؤ اب اور سنو یہ بات اب امی کو مت بتانا۔ "جی بھائی" ثانیہ کے تو سر سے جیسے بڑا بوجھ اتر گیا تھا اس نے اتنے دنوں کے بعد سکون کی سانس لی جلدی سے کمرے میں گئی نفل کے شکرانے بھی پڑھنے تھے اور اللہ سے معافی بھی مانگنی تھی۔

"شکر ہے بھائی نے سن لیا ورنہ میں اس کی باتوں میں آکر نجانے کیا کر لیتی" اس نے سوچ کر جھرجھری لی یہ بڑا سبق تھا اس کے لیے وہ نماز کے لیے وضو بنانے چل

دی۔۔۔

*

"سنو عرفان یہ نمبر ہے پلیز اس لڑکے کی تمام ریٹیلز معلوم کرو اور دو دن کے اندر اس

کو اندر کرواؤ۔ "احزم عارب کے ساتھ عرفان کے پاس آیا تھا جو پولیس میں تھا یہ تینوں اسکول کے زمانے سے اچھے دوست تھے۔

سارے معاملات اس کے گوش گزار کر کے احزم اب اسے ہدایت کر رہا تھا۔ "تم فکر نہ کرو تمہاری بہن میری بہن ہے یہ سائبر کرائم کا کیس ہے سیدھا اندر ہو گا ورنہ کے اندر "عرفان نے تسلی کروائی پھر اپنے ساتھی کو آواز دی۔ "اسلم! سنو اس نمبر کی لوکیشن سیٹ کرو اور تمام ڈیٹیلز دو مجھے کل تک یہ کام ہو جانا چاہیے اور اس کی تصویر دودرے علاقے کے تھانے میں بھی بھیج دو" "جی سر" سپاہی مستعدی سا سیلوٹ کر کے چلا گیا۔

"تم سناؤ شادی کب کر رہے ہو؟ اور بھابھی کیسی ہیں؟ عرفان اب احزم سے پوچھ رہا تھا جو ثانیہ کے مسئلے کی وجہ سے سب بھول چکا تھا عرفان کے بولنے پر ایک دفعہ پھر زخم تازہ ہو گئے تھے۔ زارا کو کال بھی نہیں کر کے دیکھی تھی دوبارہ۔

"کیا ہوا ہے احزم تجھے؟" عارب تو اس کا ایسا دوست تھا فوراً چہرے کی تحریر پڑھ لی جو کسی غم کی چغلی کھا رہا تھا۔ "کچھ ہوا ہے؟" پھر زارا سے لڑائی ہو گئی ہے "یہ تیری شکل کیوں اتر گئی منگنی کے نام پر" عارب پوچھ رہا تھا۔ احزم نے اپنے دونوں دوستوں کی شکل دیکھی دونوں ہی اس سے بے لوث محبت کرتے تھے۔ "توڑ دی ہے۔ منگنی اس

نے "احزم نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں دونوں کو بتایا۔ احزم اور عرفان حیرت کی تصویر بنے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کی محبت کے قصے تو پوری یونیورسٹی میں مشہور تھے پھر کیسے منگنی سال بھی نہیں چلی۔۔۔۔

مہر اور آگینے کے امتحان ختم ہو چکے تھے۔ مہر کو اسد کا لڑاوردھمکیوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس وقت مہر آگینے کے گھر آئی ہوئی تھی۔ "آبی تم نے وعدہ کیا تھا تم میرے ساتھ چلو گی۔" مہر روہانسی ہو رہی تھی۔ "مہر میں کیسے جاسکتی ہوں اس طرح کبھی کالج کے علاوہ کہیں نہیں گی میں اور گھر میں کیا کہوں گی؟" آگینے متذبذب تھی۔ "آئی کی فکر مت کرو ان سے میں اجازت لے لوں گی لیکن پلیز تم انکار مت کرنا آبی۔" مہر نے التجا کی۔ "لیکن کیا اس طرح ملنے سے مسئلہ حل ہو جائے گا؟" آگینے نے پوچھا جس پر مہر خاموش ہو گئی۔ مہر نے کیا بول کے رابعہ بیگم سے اجازت لی۔ آگینے کو نہیں پتا مگر رابعہ نے اجازت دے دی تھی۔ جب کے مہر اپنے گھر میں آبی کے ساتھ جا رہی ہوں بول کے ہی سوال ختم کر دیئے تھے۔۔

"جلدی۔ آجانا ابا کے آنے سے پہلے ورنہ پتا ہے ان کا پھر غصہ کریں گے" فارحہ نے تنبیہ کی۔ مہر خاموش رہی کیوں کہ اسی میں عافیت تھی۔

"سر اس شخص کی تمام لوکیشن سیٹ کر دی گئی ہے اور تمام میسجیز ریکارڈ مل گئے ہیں اس کے۔ اس وقت بھی اس نے کسی لڑکی کو ریسٹورینٹ بلایا ہے۔ جو اس کی دھمکی سے مجبور ہو کر آج پانچ بجے کے قریب اس سے ملے گی۔" عرفان جب پولیس سٹیشن پہنچا تو اسلم نے تمام معلومات اس کو فراہم کی۔

"ٹھیک ہے پھر مل لیتے ہیں ریسٹورینٹ میں۔۔۔" تم میری گاڑی تیار کروادو۔" عرفان نے کہا۔

"آپ اکیلے جائیں گے۔؟؟" اسلم نے پوچھا۔

"تو ایک بزدلی دکھانے والے لڑکے کے لئے میں نفری لے کر جاؤں؟" عرفان نے مسکرا کر پوچھا۔ اسلم سر ہلا کر رہ گیا۔

"ہاں احزم اس لڑکے کا پتا چل گیا ہے۔ میں اسی طرف جا رہا ہوں تم بھی آ جاؤ۔"

عرفان فون کان سے لگائے کہ رہا تھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کے اب گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔

آگینے اور مہر ریسٹورینٹ کے پاس پہنچی تو گھبراہٹ دونوں پر طاری تھی۔ آگینے کوئی

دیکھ نہ لے کے خوف سے۔ تو مہر آگے کیا ہوگا۔ دونوں اپنی سوچ میں محو آگے بڑھیں۔۔

"آبی میں آتوگی ہوں مگر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" مہر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نہیں میں تو جیسے بہت خوش ہوں۔" آگینے نے غصے سے جواب دیا۔ لوگوں کی مشکوک نظروں کو نظر انداز کرتی دونوں مطلوبہ نشست پر پہنچی جہاں اسد پہلے سے انتظار کر رہا تھا۔ آگینے کو دیکھ کر اسد کی تیوریاں چڑھیں لیکن فلحال کچھ کہا نہیں وہ دونوں جیسے ہی بیٹھیں۔

"مہر تم کیا کر رہی ہو؟" مہر آواز سے اچھلی پیچھے مڑ کر دیکھا تو پریشان ساعر فان سامنے کھڑا تھا۔ مہر کا چہرہ خوف سے سفید ہو چکا تھا جب کہ آگینے کی ہتھیلی بھی پسینے سے بھیگ چکی تھی۔ اسد کا بھی کم و بیشتر یہی حال تھا۔ کیوں کہ لڑکیوں کو دھمکی دینے والے خود بہت بزدل واقع ہوئے ہیں۔

"عرفان بھائی آپ۔۔" مہر نے ہکلا کر جملہ مکمل کیا۔
"مہر اپنا موبائل دو؟" دھیمے مگر سخت لہجے میں عرفان نے مہر سے موبائل مانگا جس کو ڈرتے ڈرتے مہر نے دے دیا۔ پھر عرفان نے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھے احزم اور عارب کو

بلایا

"احزم ان دونوں کو تم لوگ گھر چھوڑ دو باقی اس کو میں دیکھتا ہوں۔" عرفان نے اسد کی طرف اشارہ کیا جو اٹھنے کے لئے پر تول رہا تھا۔ احزم اور عارب پہلے ہی اچھنبے کا شکار تھے۔ اس حکم پر مزید حیرت زدہ ہو گئے۔

"بہن ہے میری۔" عرفان نے دھیمے سے کہا۔ دونوں شرمندہ ہوتے جلدی سے ان لوگوں کے ساتھ وہاں سے نکلے۔ مہر اور آگینے بھی شرمندہ سی ان دونوں کے پیچھے بہت سی مشکوک اور چبھتی ہوئی نظروں کا سامنہ کرتی ہوئی گزریں۔۔۔

"آپ عرفان کی سگی بہن ہیں؟" احزم نے سوال کیا مہر جو پہلے ہی اپنے آنسو روکنے میں ناکام تھی زکام زدہ آواز میں کہا "نہیں خالہ زاد بھائی ہیں۔"

"پلیز روئیں مت عرفان کی بہن ہیں تو میری بھی بہن ہوئیں۔ گھر کہاں ہے آپ کا؟" مہر اب پتا سمجھا رہی تھی۔ آگینے اور عارب اس دوران خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔ احزم نے راستے میں ہی مہر سے سارے تفصیل پوچھ لی تھی کہ کس طرح اسد نے اس کو ٹریپ کیا اور آگینے کون تھی اس کے ساتھ کس طرح آئی یہ بھی مہر کے ذریعے پتا چلا۔۔

Classic Urdu Material

"بس یہیں روک دیں۔" اپنی گلی سے دور کچھ فاصلے میں آگینے نے روکنے کہا "پورے راستے میں پہلی بار آگینے نے کچھ کہا۔ احزم نے گاڑی روک دی۔ مہر نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ تیزی سے اتر گئی تو مہر کو بھی پیچھے آنا پڑا۔

"گھر تو دور ہے آبی۔" مہر نے کہا جو اس کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"تمہیں ابھی بھی عقل نہیں آئی ہے مہر" گھر کے پاس اترتی تاکہ اور دس لوگ دیکھتے اور ان کو باتیں بنانے کا موقع ملتا۔ "آگینے کی غصے میں آواز تیز ہو گئی۔

مہر کو بھی اس کا اتنی دور اترنا اب سمجھ آیا۔

"تم مجھ سے ناراض ہو آبی؟" دونوں کا گھر آچکا تھا مہر نے دروازے پر پوچھا آگینے بغیر کچھ کہے اپنے گھر کے اندر چلی گئی۔

آگینے نے جتنا خود کو اب تک جتنا بچا کہ رکھا تھا آج اس کو لگا اس کی ساری محنت رائیگاں ہو گئی۔

لوگوں کی نظریں وہ چاہ کر بھی بھلا نہیں پارہی تھی۔ وہ نماز میں پھوٹ پھوٹ کر رودی اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی غلطی اس سے ہو گئی ہو۔

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

مہر بہت پریشان تھی ایک تو بوجھ سے آزاد ہوئی تھی۔ ایک طرف تو یہ فکر ختم ہوئی کہ اسد اب غلطی سے بھی اس کی زندگی میں نہیں آئے گا۔ مگر دوسری طرف عرفان بھائی کا ڈر کہ گھر میں کسی کو نہ بتادیں۔ وہ کمرے میں بیٹھی اسی سوچ میں گھری تھی کہ عرفان بھائی کی آواز آئی اس واقعے کو گزرے دو دن ہو چکے تھے۔ مطلب اب فیصلے کی گھڑی تھی۔ دل ہی دل میں وہ آیت الکرسی کا ورد کر چکی تھی کہ عرفان بھائی اس کے کمرے میں آئے۔

"یہ لو موبائل۔" اس کو اس کا موبائل پکڑایا جو اس نے فورن سے بیشتر تھام لیا۔ "اس لڑکے کا پہلے بھی کیس تھا۔ اسی سلسلے میں میں وہاں آیا تھا۔ اور تمہارے موبائل سے مجھے مدد مل سکتی تھی اسی لیے لیا تھا۔" عرفان خاموش ہوا مگر مہر کسی ملزم کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی۔ "مجھے تمہیں اس قسم کی بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔" اگر میں وہاں نہیں آتا تو جانتی ہو کیا ہوتا تمہارے ساتھ؟؟ ایک بے وقوفی تو تم نے کی تھی۔ دوسری یہ کہ کسی کو بغیر بتائے تم اس طرح کسی کی دھمکی میں آکر ملنے چلی گئی۔ گھر پر نہیں بتا سکتی تھی۔ پر مجھے بتا دیتی۔" عرفان اب غصے سے سمجھا رہا تھا کہ اچانک کچھ کرنے کی آواز آئی دونوں نے مڑ کر دیکھا تو فارحہ ساکت سی۔ کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں موجود گلاس زمین بوس ہو چکا تھا۔ جو اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ۔ سب کچھ

Classic Urdu Material

سن چکی ہے مہر کی حالت تو وہ تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں جب کہ عرفان بھی پریشان ہو چکا تھا کیونکہ فارحہ کو پتا چلتا تو وہ بہت پریشان ہو جاتی مگر فارحہ کے اسرار پر عرفان نے سب کچھ بتا دیا۔۔۔

اب کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔
"مہر تمہاری تربیت امی نے اس طرح تو نہیں کی تھی۔" کافی دیر بعد صدمے سے چور فارحہ کی آواز نکلی۔ مہر جو پہلے ہی شرمندہ تھی اس کا دل چاہا واقعی زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔

"بس کر دو اب فارحہ میرا خیال ہے اچھا سبق مل چکا ہے اس کو۔" عرفان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کمرے سے نکل گیا بعد میں فارحہ کو سمجھایا کہ مہر کو اب مزید کسی ملامت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب اسے پیار اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ جو اس گلٹ سے نکلنے میں مدد کرے گی اور آگے احتیاط کریگی۔

احزم منگنی ٹوٹنے کے بعد اپنے خول میں بند ہو کر رہ گیا تھا نہ۔ اب کسی لڑکی سے بات کرتا نہ کسی سے فلرٹ کی کوشش کرتا اسے لگتا اس کو سزا ملی ہے بہت سی لڑکیوں کا دل دکھانے کی سزا۔۔ وہ اب آفس جاتا اور گھر آ کر اپنی بہن اور امی کو وقت دیتا مگر دل کا

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

سکون تھا کہ ختم نہیں ہوتا۔ آج بھی وہ اپنے کمرے کی ٹیریس میں کھڑا سیگریٹ پھونک رہا تھا۔

اسے زار اسے کی ہوئی آخری بات یاد آرہی تھی جو اس نے کی تھی۔ "تم جیسے لڑکے جو ایک کے ساتھ رشتہ نہیں نبھاسکتے وہ کیا پوری زندگی ساتھ نبھائینگے۔ تمہاری تو عادت ہے دس جگہ اپنا دل بھانے کی۔ تمہارے منہ سے محبت کا لفظ اچھا نہیں لگ رہا احزم۔" "تم زیادتی کر رہی ہو اب زارا۔" احزم نے لہجے کو ہموار رکھنے کی کوشش کی۔ ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کسی بھی طرح زارا کو منالے اور یہ منگنی ٹوٹنے سے بچالے۔ "زیادتی تو تم کرتے ہو رہے ہو میرے ساتھ اور نجانے کتنی لڑکیوں کو تم نے دل دکھائے اور کیا کہہ سکتے ہیں جو لڑکا دس لڑکیوں سے دوستی رکھ سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔"

"بس زارا اب ایک لفظ نہیں۔" احزم بولا نہیں دھاڑا تھا۔ "تم نے مجھے کچھ بھی کہا میں نے ایک لفظ نہیں کہا لیکن اب تم میرے کردار کی بات کر رہی ہو۔ کیا تم مجھے جانتی نہیں ہو ہماری دوستی اتنے سال رہی ہے پھر بھی تم یہ بات کہہ رہی ہو۔" احزم لمبا چوڑا مرد ہو کر ایک عورت کے سامنے کمزور پڑ رہا تھا اتنا کچھ ہونے کے باوجود اس نے زارا کو منانے کے لیے ایرٹی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر زارا کے رویے ذرا بھی لچک نہیں آئی۔

آج کافی دنوں بعد مہر آبی کے گھر آئی تھی اور آبی مختلف طریقے سے خود کو مصروف دکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آبی میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ پلیز اب تو اپنا غصہ ختم کر دو۔"

"تم نے دیکھا تھا مہر لوگ کن نظروں سے دیکھ رہے تھے اور عرفان بھائی کے دوست کیا سوچتے ہوئے وہ لوگ۔۔" آبی کو آج بھی یہی غم کھا رہا تھا کہ لوگوں کی نظروں میں اس کا ردور مشکوک ہو گیا۔ "آبی غلطی میری تھی تم نے جب کچھ کیا نہیں پھر تم کیوں سوچتی ہو لوگوں کے بارے میں۔۔ اور عرفان بھائی کے جو دوست تھے۔ احزم بھائی ان کی ہی بہن کا کیس تھا جو عرفان بھائی وہاں موجود تھے اسدا ان کی بہن کے ساتھ بھی یہی سب کچھ کر چکا تھا۔" آگینے کے حیرت سے دیکھنے پر مہر نے اسے سب کچھ بتا دیا۔

"مہر ہم لڑکیاں اتنی بے وقوف ہوتی ہیں کہ محبت کے نام پر آرام سے ٹریپ ہو جاتی ہیں۔" تھوڑی دیر بعد وہ دونوں صحن میں بیٹھی کیری سے لطف اندوز ہوتی باتوں میں مصروف ہو چکی تھیں۔

"تم صحیح کہتی تھی آبی ہم لڑکیوں کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیئے۔ میں ہی بے وقوف تھی جو تمہاری بات نہیں مانی میں اب بھی سوچتی ہوں آبی اگر عرفان بھائی نہیں آتے تو پتا

نہیں میرے ساتھ کیا ہوتا۔ "مہر نے جھر جھری لی عرفان بھائی بتا رہے تھے کہ اس نے بہت ساری لڑکیوں کو ٹریپ کیا تھا۔ اللہ سب لڑکیوں ایسے لڑکوں کے شر سے محفوظ رکھے آگینے نے دعا کی اور مہر نے صدق دل سے آمین کہا۔

وقت اسی طرح آگے گزرتا گیا دونوں کے رزلٹ آچکے تھے اور دونوں نے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا تھا وہ بی ایس کر رہی تھیں۔ جب کہ اس دوران مہر کی زندگی میں کافی تبدیلی آئی تھی۔ مہر کے ابو کو فالج کا ٹیک آیا تھا۔ تب ہی اس کے بھائی عمار نے اپنے پاس گھر والوں کو بلا لیا تھا۔ جو شہر کے پوش علاقے میں اچھا فلیٹ تھا۔ عمار کی اچھی جاب لگی تھی۔ باپ کے علاج کے ساتھ گھر کے تمام خرچے بھی۔ وہ خوش اسلوبی سے اٹھا رہا تھا۔ جب خود باپ بنا تو ماں باپ کی قدر ہوئی اور فارحہ کے ساتھ اچھا یہ ہوا کہ عمار کی بدولت اس کا رشتہ۔ عرفان کے ساتھ طے ہو گیا تھا کچھ دنوں بعد دونوں کی شادی متوقع تھی۔ اس دوران مہر کے اندر بہت سی مثبت تبدیلی آئی تھی۔ وہ کافی حد تک صبر کرنا سیکھ گئی تھی اور اس کے بعد اس نے کبھی کسی بھی بے وقوفی کا کام سرانجام نہیں دیا۔ اب وہ یونی بھی جاتی تو لڑکوں کے سائے سے بھی دور رہتی۔

مہر آگینے سے دور تو چلی گئی تھی مگر دونوں یونیورسٹی میں ساتھ ہوتیں۔۔ آگینے نے

پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک اکیڈمی میں پڑھانا شروع کر دیا تھا اور شام میں دانیہ بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی۔ اس طرح دونوں بہن اپنے تعلیمی اخراجات خود پورا کرتیں۔

"امی جا رہی ہوں میں اکیڈمی۔۔۔" آج بھی وہ اکیڈمی کے لیے نکلی۔ اکیڈمی پہنچی تو اسے صبا ملی۔

"ارے اچھا ہوا تم آگئی۔"

"کیوں کیا ہوا؟" آگینے نے پوچھا۔ یار سر کے نیو پارٹنر آئے ہیں اب وہی اکیڈمی کو دیکھیں گے اور اتنے ہینڈ سم اور بنگ ہے۔ ٹیچرز تو ٹیچرز سٹیوڈینٹ کو بھی ان پر کرش آگیا ہے۔" صبا کی بات ختم نہیں ہو رہی تھی۔ آگینے کو بیزاری ہوئی تعریف میں اسے ایسی چڑھوتی تھی۔ ایسی باتوں پر مگر جب وہ سٹاف روم گئی کہ اسے سرنے بلایا تھا وہ دیکھتی رہ گئی تو اپنی سیٹ پر بیٹھے شخص نے بھی حیرانی سے دیکھا پھر آنکھوں میں شناسائی کے رنگ ابھرے دونوں اپنی جگہ حیران تھیں۔ لیکن آگینے کو خوش گوار حیرت ہوئی تھی اور خوشی کیوں ہوئی تھی وہ یہ جاننے سے قاصر تھی۔۔۔

"آئیے اندر آئیے" احزم نے کہا تو آگینے بھی دھیمی سی چال چلتی ہوئی سامنے بیٹھ گئی۔

"اگر میں نے صحیح پہچانا تو آپ وہی ہیں نہ جو اس دن عرفان کی بہن کے ساتھ تھیں؟"

احزم نے اس دن کے واقعے کا حوالہ دیا جس کو یاد آتے ہی آگینے کا سر شرمندگی سے

Classic Urdu Material

جھک گیا یہی وہ دن تھا جو اس کے سیاہ دن میں شامل تھا۔ وہ احزم کو دیکھ کر خوش گوار حیرت کا شکار ضرور ہوئی تھی۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ احزم اس طرح اس دن کا حوالہ دے گا۔

"جی آپ نے بلایا تھا؟" آگینے نے کہا اس سے پہلے وہ اس حوالے سے کوئی اور بات کرتا آگینے نے اس سے بلانے کی وجہ پوچھی۔ "جی کل آپ آئی نہیں تھی تو میٹینگ میں کچھ اہم باتیں ہوئی تھی وہی آپ سے ڈسکس کرنی تھی۔" اب احزم نے کلاس کے حوالے سے بات کرنا شروع کر دی تھی۔ آگینے نے شکر کا سانس لیا کہ دوبارہ احزم نے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔

عرفان اور فارحہ کی شادی طے ہو گئی تھی ایک ہفتہ بعد فارحہ کو مایوں بیٹھنا تھا مہر کارڈ لے کر آگینے کے گھر موجود تھی۔ "آبی تمہیں لازمی آنا ہے ہر فنکشن میں۔" مہر آگینے کو کہہ رہی تھی۔ "بلکل فارحہ آپ کی شادی کا تو شدت سے انتظار تھا۔" آگینے نے جواب دیا۔ "آبی میں بہت بور ہوتی ہوں اکیلے یار اتنی دور ہو گئی ہو تم۔" مہر نے لاڈ سے کہا۔ "اچھا یونیورسٹی میں چھ گھنٹہ ساتھ گزار کہ بھی بور ہوتی ہیں اور دن میں ایک دفعہ تو دو

دو گھنٹے کی کال ہوتی ہے۔ "دانیہ جو مہر کے لئے جو س لے کر آئی تھی آتے ساتھ ہی
تفصیل سے مہر کو جواب دیا۔
"اب تم ہم دونوں کی دوستی کو نظر مت لگاؤ۔" مہر نے مصنوعی خفگی سے دانیہ کو کہا۔
تینوں ہی ہنسنے لگیں۔۔

آج عرفان اور فارحہ کی شادی تھی فارحہ کے چہرے پر سچی خوشی پھوٹ رہی تھی۔ آج
اسے اس کے صبر کا انعام مل گیا تھا۔ عرفان کے چہرے پر کچھ پالینے کی خوشی تھی۔ اس
کی سچی محبت اسے مل گئی تھی۔ محبت میں صبر اور استقامت ہو تو شاید ہمیں مقدر میں
محبت مل ہی جاتی ہے۔ لیکن اگر محبت میں ضد آجائے تو ہم ساری زندگی بے سکون ہی
رہتے ہیں۔ ایک کسک ہمارے وجود کے ساتھ لپٹ جاتی ہے۔
احزم اور عارب بھی عرفان سے اسٹیج میں ملنے آئے۔ اسے مبارک باد دی۔ مہر بھی اسی
وقت اسٹیج سے اتر رہی تھی کہ اس کی میکسی عارب کے پاؤں میں آگئی۔ جس کی وجہ
سے اس کا توازن خراب ہوا اس سے پہلے کہ وہ گرتی عارب کے مضبوط ہاتھوں نے
بچا لیا۔

مہر شرمندہ سی ہو گئی دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا۔ عارب کے چہرے پر

اچانک ہی ناگوار تاثر ابھرا جو مہر سے مخفی نہیں رہ سکا۔
"لگتا ہے مردوں سے ٹکرانا بھی آپ کی عادت ہے۔" اس کے کانوں میں زہر بھرتا وہ
وہاں سے جا چکا تھا۔ مہر سناٹے میں آگئی۔ آج پھر اس کا ماضی اس کے سامنے تھا۔ جس
سے وہ جان چھڑانا چاہتی تھی۔ عارب کا لہجہ اور الفاظ اس کے دل میں پیوست ہو گئے۔
وہ اسے ایسی ہی لڑکی سمجھتا تھا۔ آنکھوں سے آنسو نکلنے کے لئے بے تاب تھے۔ وہ پلک
جھپکاتی تیزی سے وہاں سے نکلی کہ آگینے نے اسے دیکھ لیا جو ایک طرف بیٹھی مہر کا
انتظار کر رہی تھی۔
"کیا ہوا ہے تمہیں مہر؟ تم رو رہی ہو۔" آگینے نے پوچھا۔ مہر جو آنسو روکنے میں ناکام
ہو رہی تھی رونے لگی۔
"کیا ہوا ہے مہر؟ سب دیکھ رہے ہیں چلو یہاں سے۔" آگینے اس کا ہاتھ پکڑ کر
ڈریسنگ روم میں لے کر آئی۔
"کیا ہوا ہے؟ اب تو بتادو۔" آگینے مسلسل الجھن کا شکار تھی۔
"آبی لوگ میرے ماضی پر اب بھی طعنہ دیتے ہیں۔ میں کیا اتنی بری ہوں آبی۔ وہ
میری غلطی تھی آبی جس کو میں نے درست کر لیا ہے۔ پھر کیوں لوگ میرے آگے
میرا ماضی لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔" مہر مسلسل روتی ہوئی آبی سے سوال کر رہی

تھی۔

"ہوا کیا ہے مہر؟ کہوں پہلی بجھوار ہی ہو کس نے کہا ہے تمہیں؟" آگینے نے زچ آکر پوچھا۔ تو مہر نے سب بتا دیا۔ بس تم چپ ہو جاؤ۔ مہر خود بھی حیران تھی کہ اسے اس شخص کے الفاظ اتنے کیوں چھبے کوئی اور ہوتا تو شاید اتنا نہیں روتی جتنا عارب کے کہنے پر تکلیف ہوئی تھی مگر ایسا کیوں تھا وہ جاننے سے قاصر تھی۔ شادی کی تقریب اپنے عروج پر تھی آگینے تو احزم کو دیکھ چکی تھی مگر احزم کی نظر اب اس پر پڑی تھی۔

"ارے آپ یہاں؟؟ اوہ! میں تو بھول گیا تھا آپ تو مہر کی دوست ہیں تو آپ کی موجودگی لازمی ہے۔" احزم مسکرا کر کہ رہا تھا اور وہ خاموش رہی کیوں کہ وہ تو اس شخص کے سحر میں جکڑ رہی تھی۔ کچھ دن پہلے جس کی تعریف میں وہ بیزار ہو رہی تھی۔ آج خود وہ اس کو ٹٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی اور اپنی اس حرکت پر شرمندہ اور حیران تھی۔۔۔

شادی کے تمام تقریبات ختم ہوئے تو مہر یونیورسٹی آئی۔
"بڑی جلدی خیال آگیا تمہیں آنے کا۔" آگینے نے خفگی سے کہا۔ مہر کو اس کے انداز پر

ہنسی آگئی۔ دونوں اس وقت گھاس پر بیٹھی تھیں آگینے تو کوئی اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی جب کہ مہر چاکلیٹ کے پیکیٹ کے ساتھ خوب انصاف کر رہی تھی۔
"تم کہو تو ایک ہفتے اور آرام کر لیتی ہوں۔" مہر مزے سے کہتی اب چاکلیٹ کے ریپر کو مزید نیچے کی طرف کرتی کھا رہی تھی۔

"ہاں جاؤ۔ ایسے بھی مجھ سے زیادہ تو تم اس چاکلیٹ کے ساتھ مصروف ہو۔" آگینے خفگی سے کہتی اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے کھڑی ہو گئی۔

"ارے میری جان ناراض کیوں ہوتی ہو۔ یہ دیکھو پھینک دیا بس خوش۔" مہر نے آخری بائیٹ لے کر ریپر پھینک دیا۔

"نہیں وہ ریپر بھی کھا لیتی۔ کیا ضرورت تھی اس کو پھینکنے کی۔" آگینے کا غصہ عروج پر تھا۔

"ہا ہا ہا۔۔" مہر کی ہنسی نہیں روک رہی تھی۔

"بس کرو یا کس بات پر اتنا غصہ ہے؟ یہ لو۔" مہر نے اپنے بیگ سے ایک چاکلیٹ نکال کر آگینے کو دی۔ جو اس نے غصے میں مگر جلدی سے لے لی۔

"مجھے پتا تھا تمہیں غصہ کیوں آرہا ہے۔" آگینے صرف اسے گھور کر رہ گئی پھر دونوں

کھلکھلا کر ہنس دی۔

"آبی احزم بھائی کے اکیڈمی میں پڑھا رہی ہوں نہ تم۔" اب دونوں چاکلیٹ سے انصاف کر رہی تھیں اور باتوں میں مصروف ہو چکی تھیں۔۔

آگینے سونے کے لئے کمرے میں آئی تو اس کے موبائل پر میسج ٹون بجی۔۔
"مس آگینے کل میں نہیں آسکو نگا تو پلیز میری کلاس بھی دیکھ لیجئے گا۔" یہ اس کے موبائل پر احزم کا پہلا میسج تھا۔ "جی سر ضرور۔" ویسے کوئی ایسا میسج نہیں تھا۔ مگر پھر بھی آگینے کو خوشی ہوئی۔۔ ریپلائی آیا اب وہ اسے کچھ کام سمجھا رہا تھا۔۔ کام کی بات ہوتے ہی پھر خیریت پوچھی گی اور ایک گھنٹے پر مشتمل یہ گفتگو رہی اور یہ ان کی موبائل پر پہلی گفتگو تھی۔

مہر کا رشتہ آیا تھا۔ پورے گھر میں ہلچل مچ چکی تھی۔ عارفہ خوشی سے نہال تھیں۔ ایک بیٹی کی شادی ہوئی تو دوسری کا مناسب عمر میں بہترین رشتہ آگیا تھا۔ رشتہ عرفان کے کسی دوست کی والدہ نے شادی میں مہر کو پسند کر لیا تھا۔ اور آج ان کے گھر موجود تھیں۔

"مہر تم تیار نہیں ہوئی؟ جلدی آجاؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔" فارحہ بولتی ہوئی اندر آئی مہر ڈریسنگ ٹیبل پر حیران پریشان سی بیٹھی تھی۔

"فارحہ کیا یہ رشتہ وہ اپنے بیٹے کی رضامندی سے لے کر آئی ہیں؟" مہرا لجن کا شکار تھی۔۔

"عارب بھائی نے یہ ذمہ داری آنٹی کو دی ہے کہ وہ شادی آنٹی کی مرضی سے کریں گے۔ لیکن تم کیوں پریشان ہو؟" فارحہ نے اس سے پوچھا۔ مہر تو عارب نام پر ہی اٹک چکی تھی۔ صبح سے جب اسے پتا چلا عارب کی امی اس کے رشتے کے سلسلے میں آرہی ہیں۔ تب سے وہ عجیب سی سوچوں کا شکار تھی۔ یہ وہ شخص تھا جس کی آنکھوں میں کچھ دن پہلے اس نے اپنے لئے ناگواری اور حقارت دیکھی تھی۔

"مہر تم زیادہ مت سوچو سب ٹھیک ہوگا۔ بس جلدی سے نیچے آجاؤ۔" فارحہ کو اس کی لجن سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ سمجھی شاید پہلی بار ہے اس لئے گھبرا رہی ہے۔ جب کہ مہر بہت سی سوچوں میں گھری نیچے چلی گئی۔۔

عارب کی بہن اور امی آئی تھیں عارب کی امی شازیہ تو پہلے ہی مہر کی معصومیت پر فدا ہو چکی تھیں فوراً اپنے پاس بلا کر اس کی بلائیں لی۔ مہر تو پیار کے اس انداز پر شرمندہ سی ہو گئی۔

"بس مہر آج سے میری بیٹی ہے۔ بتائیں کب لینے آؤں؟ شازیہ نے پوچھا۔

"بلکل آپ کی بیٹی ہے۔ آپ جب مرضی لے جائیں۔" عارفہ نے جواب دیا۔ مہر

حیران پریشان ہو گئی۔ یہ کیا اتنی جلدی فیصلہ کر دیا گیا۔ مہر کے ابو یعنی اقبال صاحب فوراً بولے۔

"جی سب ٹھیک ہے بس ہمیں تھوڑی مہلت دیں۔ مہر سے پوچھ کر آپ کو جواب دیں گے۔" سب حیران تھے۔ اور مہر خوش گوار حیرت سے اپنے ابو کو دیکھ رہی تھی۔ یہ رویہ سب کے لیے حیران کن تھا۔ ان کو بھی اپنی بیٹی کا خیال تھا سب خوش تھے۔۔ عارفہ پریشان ہوئیں کہ اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل جائے۔ مگر شازیہ بیگم نے خوشی سے کہا۔

"جی ٹھیک ہے بھائی صاحب ضرور۔ بچی کا تو حق ہے بالکل۔ لیکن مجھے امید ہے میں خالی ہاتھ نہیں رہوں گی۔" ایک دفعہ پھر وہ مہر کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا اور چلی گئیں۔۔

"مہر نے اس حادثے کے بعد تو اس حوالے سے سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا ایک دفعہ اس کے خواب بکھرے تو اس نے خوابوں پر پہرہ لگا دیا مگر وہ ایک بار پھر دورا ہے پر کھڑی تھی۔

جس کے چہرے پر اپنے لیے نفرت دیکھی۔ آج اس شخص کے ساتھ اسے عمر بھر باندھنے کی بات ہو رہی تھی۔

جس طرح اقبال صاحب نے اس کو اہمیت دی۔ اتنا اچھا رشتہ ہونے کے باوجود مہر سے پوچھے بغیر فیصلہ نہیں کیا۔ تو وہ کیسے انکار کر سکتی تھی۔ اور انکار تو شاید تب بھی نہیں

کرتی کیوں کہ انکار کا کوئی جواز بھی نہیں۔۔ اس کی رضامندی کے بعد آج باقاعدہ رشتہ طے ہو چکا تھا۔ سب خوش تھے مہر بھی خوش ہو جاتی مگر ایک کاش کے ساتھ وہ خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔

"کاش اس دن عرفان بھائی کے ساتھ عارب نہ ہوتا۔ کاش عارب اس کا ماضی نہ جانتا۔ یا کاش مجھ سے ماضی میں کوئی غلطی نہ ہوتی۔" بہت سے کاش کے ساتھ آج کی رات گزارنی تھی۔ آج پھر اس کا ماضی اس کے سامنے تھا۔ جسے وہ بھول جاتی اگر عارب اسے نہ ملتا۔۔

"امی آپ کو یہی لڑکی ملی تھی؟" عارب غم و غصے کی حالت میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا قدرت کے اس مزاق پر وہ کیا کرے۔ جس لڑکی کو اس نے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ اس کو ساری عمر اس پر مسلط کیا جا رہا تھا۔

"کیا خرابی ہے اس لڑکی میں؟" بس عارب تم نے مجھ پر فیصلہ چھوڑا تھا۔ میں نے لڑکی پسند کر لی۔ میں نے بارہا تم سے پوچھا کوئی پسند ہے تو بتادو مگر تم نے فرمانبردار بیٹے کی طرح سر جھکا لیا۔" آپ کریں گی میری شادی۔" میں بھی خوش ہو گئی میرا بیٹا کتنا اچھا ہے۔ مگر اب میرا اچھا بیٹا چاہتا ہے کہ ماں اپنی بے عزتی کروائے جس گھر میں خود اتنے

Classic Urdu Material

مان سے رشتہ لے کر آئی تھی۔ اسی گھر میں بلا جواز انکار کردوں؟ "شاز یہ بیگم عارب کے اس جملے سے جلال میں آگئیں اور عارب ان کی یہ تقریر سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ "عارب کیوں امی کو پریشان کر رہے ہو اچھی لڑکی ہے مہر ماہ اتنی معصوم اور سادہ۔" مہوش عارب کی شادی شدہ اور اکلوتی بہن نے کہا۔ جو اس کے رشتے کے سلسلے میں ہی یہاں موجود تھی۔ عارب کے پاس انکار کا جواز واقعی نہیں تھا کیا بتاتا وہ اسی لئے خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے چلا گیا۔۔۔

"آپ ابھی تک آن لائن ہیں؟" آگینے واٹس ایپ پر مہر سے بات کر رہی تھی کہ۔ احزم کا میسج آیا یہ اس دن کے بعد دوسری دفعہ اس کا میسج آیا تھا۔ آگینے کو خوش گوار حیرت ہوئی۔ اس نے سیپ لائی کیا۔ "جی مہر سے بات کر رہی تھی۔" "یونی بھی جانا ہوتا ہے آپ کو۔ پھر اکیڈمی جلدی سو جائیں۔" احزم کے اس جواب پر آگینے کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ پہلی بار کسی نے اس طرح اس کی فکر کی۔ ہر لڑکی کی طرح اس کے بھی کچھ خواب تھے کوئی ہو جو اس کی فکر کرے اس کا سہارا بنے۔ احزم کا اس طرح کہنا اسے اچھا لگا۔

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اب یہ سلسلہ چل پڑا تھا کبھی کسی سٹیٹس پر سپلائی آتا۔
"آپ بہت اداس ہیں؟" کبھی کسی سٹیٹس پر سپلائی آتا کبھی تعریف ہوتی کبھی حوصلہ
افزائی۔

یہ واٹس ایپ سٹیٹس بھی عجیب چیز ہے۔ اس سے مخالف جنس دوسرے کے بارے
میں تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اداسی بھرا سٹیٹس لگا رہا ہے۔ تو دوسرا اس
اچھنبے کا شکار ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو ایسا کون سا زمانہ کا دکھ ہے۔ غرض یہ بھی ایک
کشش کا ذریعہ ہے۔ جو ایک دوسرے کی جانب کھینچتی ہے۔ آپ کسی سے بات نہ کریں
مگر آپ کے پاس کوئی نمبر موجود ہے۔ تو وہ آپ کے سٹیٹس دیکھ کر ضرور آپ
کے بارے میں جاننے کی کوشش کرے گا۔ یہی ہوا تھا احزم اور آگینے کے ساتھ
اور آگینے کو پہلی دفعہ ایک نیا احساس ہوا۔ وہ اس حوصلہ افزائی سے پورا دن سرشاری
سے گزرتا۔

اب رات گئے تک بات ہوتی۔ کبھی سیاست پر بحث تو کبھی کرکٹ کی باتیں۔ کبھی
پڑھائی پر تبصرہ۔ احزم منگنی ٹوٹنے کے بعد پہلی بار کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا۔ اسے
بھی اچھا لگنے لگا تھا مگر اب پہلے کی طرح فلرٹ نہیں کر رہا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ احزم
کو اپنے اندر کی کسک کو ختم کرنے کے لیے سہارا ملا تھا۔ پہلے وہ راتوں کو ماضی کی یاد میں

Classic Urdu Material

گزارتا تھا۔ اب وہی آگینے سے باتوں میں گزار دیتا۔ اپنی تمام الجھن آگینے کو منتقل کر کے خود پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔

آج کافی دن بعد عارب احزم کے پاس آیا تھا۔
"دیکھو عارب وہ اس کا ماضی تھا۔ جو اس کے لئے سبق تھا۔ تم کیوں اس کو اتنا بڑا مسئلہ بنا رہے ہو؟" احزم عارب کو سمجھا رہا تھا۔ جو اپنے اور مہر کے رشتے کو لے کر کافی پریشان تھا۔

"میں کیسے بھول جاؤں کہ اس نے ماضی میں کسی اور کو اہمیت دی۔ جب میرا ماضی بالکل صاف ہے تو میرا ہمسفر بھی ایسا ہونا چاہیئے۔" عارب نے کہا تو احزم بھی خاموش ہو گیا۔
عارب کی شازیہ بیگم کے سامنے نہیں چلی تو اس نے خاموشی اختیار کر لی۔۔

"میں کیا کروں آبی؟ میں نے اس کی نظروں میں اپنے لئے نفرت دیکھی ہے مجھے نہیں پتا تھا۔ میرا ماضی اس طرح میرے سامنے آئے گا۔" مہر روہانسی ہو رہی تھی۔
"تمہیں کیا لگتا ہے؟ تم سے اس کی منگنی ہو رہی ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا۔ اس کی مرضی سے ہی سب ہوا ہو گا۔ تم پریشان مت ہو۔" آگینے نے تسلی دینے کی کوشش کی۔۔ تو

مہرنے خاموشی اختیار کر لی۔ وہ ان دنوں میں اس بات کو جتنا سوچ چکی تھی۔ اب نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔

آج عارب اور مہر کی منگنی تھی۔ گھر پر ہی منگنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ دونوں کو ساتھ بیٹھایا گیا۔ عارب نے انگوٹھی پہنائی اور ساتھ میں سرگوشی کی۔ "اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ یہ رشتہ میری مرضی سے ہوا ہے۔ تو تمہاری خوش فہمی ہے۔ اس خوش فہمی سے جتنی جلدی نکلے گی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔" وہ اس کے کانوں میں زہر انڈیلتا اب سیدھا ہو چکا تھا اور سامنے کمال مہارت سے مسکرا رہا تھا۔ جیسے بہت خوش ہو اس رشتے سے۔ مہر حق دق سی اس کے الفاظ کی سختی محسوس کر رہی تھی۔ بہت مشکل سے خود کو تسلی دی تھی۔ اب خود کو ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا قسمت کی ستم ظریفی پر دھاڑے مار مار کر روئے۔ مگر اسے برداشت کرنا تھا۔ کیوں کہ یہ اس کی ہی سزا تھی۔ جو غلطی اس نے ماضی میں کی تھی۔ اب زندگی بھر اس کا تاوان بھرنا تھا۔

مہر منگنی کے بعد بہت خاموش ہو گئی تھی۔ اسے عارب کا خوف ہر وقت سوار رہتا کہ آخر وہ کرنے کیا والا ہے۔ اسے ڈر تھا کہیں منگنی توڑ کر اس کی بے عزتی کرنے کی

کوشش نہ کرے۔ اپنے ماں باپ کے چہرے دیکھتی جو بیٹی کے فرض سے جلد سبکدوش ہونے والے تھے۔ ان کے چہرے پر اطمینان اور خوشی تھی۔ بچپن سے خواہش تھی امی ابو کو ساتھ ہنستا ہوا دیکھے م آج وہ دن آگئے تھے۔ مگر وہ خوش بھی نہیں ہو سکی۔ گھر میں ہر فرد خوش تھا۔

کتنے سالوں بعد اس گھر میں اطمینان اور خوشی آئی ہے اگر میری وجہ سے ان کی خوشی پھینکی پڑی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔ وہ کچن میں ڈرائینگ روم سے سب کے ہنسنے اور بولنے کی آوازوں کو سن کر سوچ رہی تھی۔ یا اللہ میں نے جو بھی کیا مجھے احساس ہے۔ میں غلط تھی۔ اللہ تو تو معاف کرنے والا ہے۔ میں نے تیری نافرمانی کی تھی۔ پھر یہ تیرے بندے کیوں حساب کھول کے بیٹھ جاتے ہیں۔ یا اللہ جس طرح آپ نے اس دن میری لاج رکھی۔ میرے اللہ ہمیشہ کے لئے میری عزت رکھ لیں۔

میرے ماں باپ کو کبھی علم نہ ہو اس بات کا میں نے اپنی غلطی سے سبق سیکھ لیا ہے۔ اللہ مجھے آزمائش سے بچالیں۔ وہ مسلسل جائے نماز پہ بیٹھی رو رہی تھی اور ایک ہی دعا مسلسل زبان پر جاری تھی کہ اس کے ماضی کی غلطی کا پردہ رکھ لے۔

آگینے اور احزم کی دوستی روز بڑھتی جا رہی تھی۔ اب تو وہ حال تھا کہ آگینے کو احزم کی

عادت ہو گئی تھی۔ ہر بات احزم کو بتائے بغیر اس کی خوشی ادھوری تھی۔ اور غم آدھا ہو جاتا اس کو بتا کر بے شک و نا محرم کے درمیان ایک شیطان لازمی ہوتا ہے۔ چاہے وہ تنہائی کسی کمرے میں میسر ہو یا پھر موبائل میں۔ تنہائی تنہائی ہوتی ہے۔ یہ ایک فطری کشش ہے۔ جو جنس مخالف جو ایک دوسرے کی جانب متوجہ کرتی ہے۔ دونوں کے درمیان کوئی عہد، کوئی وعدے نہیں ہوئے۔ لیکن آگینے کی آنکھوں نے خواب دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ آگینے وہ لڑکی تھی۔ جس نے اپنا ٹین ایجرز کا نازک دور بہت سنبھال کے گزارا۔ مگر یہاں اس سے ایک غلطی ہو گئی تھی اور وہ اس غلطی سے بے خبر تھی۔ آج صبح سے احزم کا میسج نہیں آیا جب وہ اکیڈمی گئی۔ تب بھی۔ احزم وہاں بھی نہیں تھا۔ آگینے کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔ اب تک اس نے انگنت میسج کیے مگر کوئی جواب نہیں آیا اسی پریشانی میں آج کا دن آگینے نے گزارا۔

آج ثانیہ کا رشتہ آنا تھا۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے ساری ذمہ داری احزم کے سر تھی۔ وہ صبح سے مختلف کاموں میں لگا ہوا تھا۔ کہ آگینے کے میسج آئے مصروف ہونے کی وجہ سے وہ جواب نہیں دے سکا۔ پھر موبائل آف ہو گیا تو وہ چارج پر لگا کر کام میں مصروف ہو گیا۔ بعد میں کسی کام سے آیا تو اتنے میسج اور کال دیکھ کر اس کے ماتھے میں

Classic Urdu Material

انگنت بل آگئے۔ اف اتنے میسج! جواب دیئے بغیر موبائل پاکٹ میں رکھ کر اپنی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ وہ باہر نکلا تو موبائل بار بار وائبریٹ کرنے لگا۔ اف کون ہے۔ موبائل نکالا۔

احزم پلیز ریپلائی کرو میں پریشان ہو رہی ہوں۔ خدا کے لئے تم بتاؤ ٹھیک تو ہونا۔ ایسے میسج پڑھ کر احزم کے اندر خطرے کی گھنٹی بجی۔ "احزم بیٹا کیا کر رہے ہو؟ جلدی آؤ مہمان کو ریسو کرنا ہے۔" عالیہ کی آواز پر وہ موبائل جیب میں رکھتا ان کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے وقت نیند بھی آگینے کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اب تک بیسوں میسج کر چکی تھی۔ وہ اسی پریشانی میں مبتلا تھی اچانک اسے زندگی کی نوید ملی موبائل کی سکریں روشن ہوئی۔

"کیا مسئلہ ہے اتنے میسج کون کرتا ہے؟ میں مصروف تھا۔" کال ریسو کرتے ہی سخت اورا جنبی لہجے میں احزم کی آواز آئی جو خوشی اس کی کال سے ہوئی تھی۔ اس کی آواز سن کر ختم ہو گئی۔

"آئندہ اتنے میسج کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بھی کام ہوتے ہیں۔ ہر وقت

Classic Urdu Material

موبائل میں مصروف نہیں رہتا میں۔ "کھر درے سے لہجے میں جواب دیتے ہی وہ کال رکھ چکا تھا۔ آگینے حیران پریشان سی فون دیکھ رہی تھی۔ آج اسے صحیح پتا چلا تھا۔ کسی کے لیے سانسیں کیسے رکتی ہیں۔ محبت کسے کہتے ہیں۔ اس بات کا احساس ہوتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اور آج یہ تو شروعات تھی آنسو کی۔

احزم کی آج کی رات پھر سیگریٹ پھونک کر گزرنی تھی۔ یہ بات آج بھی پہلے دن کی طرح اٹل تھی کہ زارا اس کے دل سے نکلی ہی نہیں کبھی۔ پتہ نہیں یہ محبت تھی یا پھر ضد یا ٹھکرائے جانے کا احساس جو اسے اس دل سے نکال نہیں سکا۔ اب بھی وہ زارا سے رابطے کی کوشش میں لگا رہتا۔ اس نے فلرٹ کرنا تو چھوڑ دیا تھا۔ وہ ساری عادتیں وقت کے ساتھ بدل گئی تھیں۔ مگر آگینے کی صورت میں اسے اپنا غم غلط کرنے والا نظر آیا مگر اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ آج کے آگینے کے میسج سے اسے احساس ہوا کہ پھر اس سے بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ شادی تو اسے کرنی ہے م اب امی ثانیہ کے بعد اس کے لیے لڑکی تلاش کرنے کا سوچ رہی تھیں۔ کیا آگینے کا نام بتا دے امی کو۔ ایک لمبی سی کش سیگریٹ کی لیتے ہوئے اس نے سوچا۔ نہیں امی کبھی نہیں مانیں گی۔ اس کے سٹینڈرڈ میں بہت فرق ہے اور میں دوبارہ گھر والوں کے سامنے اب

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

اپنی پسند نہیں بتا سکتا۔ پہلے ہی میری بہت انسلٹ ہو چکی ہے۔ زارا کی وجہ سے۔ اپنے ہی ارادے کی نفی کرتا سیگریٹ کو پیر سے مستلاب آگینے سے جان چھڑانے کے طریقے سوچنے لگا۔

آج مہر اور آگینے کا آخری دن تھا۔ یونی میں اس کے بعد دونوں کے سیمیستر شروع ہونے والے تھے۔ دونوں ہی اپنی پریشانی میں الجھی ہوئی تھیں۔ "آبی بتاؤ میں کیا کروں؟ وہ اس شادی سے راضی ہی نہیں ہے۔ روز میرا یہی سوچتے ہوئے گزرتا ہے کہ اب کچھ نہ ہو جائے۔" مہر پریشان سی بول رہی تھی اور آگینے نیچے منہ کیئے گھاس کو نوچ رہی تھی۔

"آبی میں تم سے بات کر رہی ہوں۔" مہر نے آگینے کو متوجہ کیا۔ ہاں کیا بول رہی ہو تم۔؟ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ نکاح ایسا بندھن ہے محبت اور عزت خود انسان کرنے لگتا ہے۔ اور جب تم ٹھیک ہو تم نے کوئی غلطی نہیں کیا۔ تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" آگینے نے دھیمے سے اسے سمجھایا۔ "میری پریشانی چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کیا پریشانی ہے؟ میں کافی دن سے نوٹ کر رہی ہوں تمہیں۔ بہت بدلی بدلی سی ہو۔" مہر نے تفتیشی لہجہ اپنایا۔ آگینے گڑبڑا گئی

"نہیں۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔ یہ بتاؤ شادی کی شاپنگ کب سے سٹارٹ کرنی ہے؟"

سیمیسٹر کے فوراً بعد مہر کی شادی طے کر دی گئی تھی۔ تو آگینے اس سے پوچھنے لگی۔

"میں تم سے بات کرنا چھوڑ دوں گی۔ اگر تم نے مجھے نہیں بتایا۔" مہر نے اس کی بات نظر انداز کر کے اپنا سوال دہرایا۔

آگینے بھی شاید تھک گئی تھی۔ یک طرفہ محبت کا بوجھ سنبھال کر۔ اس نے آج مہر کو سب بتا دی۔ ا مہر منہ کھولے آگینے کے آنسو دیکھ رہی تھی۔

"آبی تم مجھے اب بتا رہی ہو۔ اگر پہلے بتاتی تو شاید میں تمہیں اس عذاب سے روک لیتی۔ جس میں میں خود جلی ہوں۔" مہر آگینے کو افسوس سے دیکھ رہی تھی۔ مہر! مجھے لگا تھا میں بہت عقل مند ہوں۔ مجھے صحیح غلط کا پتا ہے۔ مجھ سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ یاد ہے میں کیا کہتی تھی؟ کہ لڑکیاں پتا نہیں کتنی بے وقوف ہوتی ہیں۔ کیسے باتوں میں آجاتی ہیں؟ ٹھیک ہے میں کسی کی باتوں میں نہیں آئی مگر۔۔" بولتے ہوئے

رکی پھر اپنے آنسو صاف کیئے۔۔ "مگر میں کسی غیر محرم سے بات کرتی رہی۔ اس کو دوست بنالیا۔ یہ جاننے کے باوجود کہ جنس مخالف سے دوستی تو جائز ہی نہیں ہے۔ مگر میں حقیقت سے نظریں چرائے گناہ میں مصروف رہی۔ اور خود کو یہ تسلی دیتی کہ کیا ہوا دوست ہی ہیں۔ کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں ہوتی نہ۔ تصویر تو نہیں دیتی۔ اخلاق

سے گری ہوئی کوئی بات نہیں کی۔۔ بس اسی سوچ نے خود کی نظر میں ہی اپنے آپ کو نیک اور اچھی، سمجھتی رہی۔۔ "آگینے کے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔ آج اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے عقل مندی میں کتنا بڑا نقصان کر لیا ہے۔۔ اور مہر بھی اپنی دوست کی یہ حالت دیکھ کر دکھی ہو چکی تھی۔۔

"تمہاری احزم بھائی سے اس حوالے سے کوئی بات ہوئی؟ انہوں نے کبھی اپنی پسند ظاہر کی تم پر؟" مہر نے آگینے سے پوچھا۔

"نہیں ہماری کبھی ایسی بات ہی نہیں ہوئی۔ صرف دوست کی طرح ہر بات ایک دوسرے کو بتاتے۔ بس مجھے اس کی ہر عادت اچھی لگنے لگی۔ اور پتا نہیں کب مجھے اس کی عادت نشہ ہو گئی۔ اور یہ سب سے خطرناک نشہ ہے۔ اب اس سے بات نہیں ہوتی تو۔۔ مجھے لگتا ہے میری سانسیں رک جائیں گی۔ پتا نہیں ایک ہفتے سے کوئی میسج نہیں آرہا۔ میں کروں تو جواب اتنے اجنبی لہجے میں آتا ہے کہ میری ہمت نہیں ہوتی۔" آگینے جیسے تھک گئی تھی۔۔

"تمہیں پتا ہے آگینے یہ مرد جو ہوتے ہیں نہ ان کی حس اس معاملے میں بہت تیز ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کس لڑکی کو کس طرح اپنی باتوں میں لانا ہے۔۔ کچھ ہماری تعریف کر کے ہمیں ٹریپ کر کے اپنے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تو کچھ صرف اپنا کچھ وقت اچھا

گزارنے کے لیے ہماری ذہانت کو استعمال کرتے ہیں۔ اسلام نے ایسے ہی تو پر دے کا حکم نہیں دیا۔ اور غیر محرم سے بے تکلفی اسی لیے تو منع کی ہے لیکن ہم دوستی دوستی کے نام پر پوری رات موبائل پر ایک غیر محرم سے باتوں میں گزار دیتے ہیں۔ "مہرنے افسوس سے کہا۔۔ اسے اب تک اپنی غلطی کا احساس ہوتا تھا۔ اور عارب کی باتوں کے بعد تو یہ احساس شدت اختیار کر گیا۔ آگینے نے مہر کو دیکھا اور دل میں سوچا یہی لڑکی تھی۔ جس نے بے وقوفی میں غلطی کی تھی۔ اور میں اسے سمجھاتی تھی اور آج وہی بے وقوفی میں نے کی انداز بھلے مختلف تھا۔ مگر کام ایک ہی تھا۔ غیر محرم چاہے اجنبی ہو یا آپ جانتے ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ بلا وجہ کی دوستی آپ کسی بھی نقصان کا شکار ہو سکتی ہیں۔۔۔ آگینے سوچ رہی تھی۔۔۔

"ایسا مت کرو میرے ساتھ میں مر جاؤ گی۔" اس میسج کے سپلائی پر احزم کا جواب "مر جاؤ۔" دیکھ کر واقعی اس کی سانسیں رکنے لگی تھی۔ یہ وہ سفر تھا جو آگینے نے خود اپنی مرضی سے چنا تھا۔ محبت تھی یا پھر عادت جو بھی تھا۔ مگر اب اس کے دور جانے سے خوف آنے لگا تھا۔ وہ بلاک لسٹ میں اپنا نمبر دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ ایک ازیت کی لہر تھی جو ختم نہیں ہونی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دوسری طرف احزم اس کا نمبر بلاک کیسے سکون سے سو رہا تھا۔۔۔
آگینے کے امتحان ختم ہو چکے تھے اس نے اکیڈمی بھی چھوڑ دی تھی کیوں کہ احزم نے
بھی اکیڈمی کے انتظامات دوست کے حوالے کر دیئے تھے۔ تو وہ جا کے کیا کرتی اس کی
یونیورسٹی سے ہی اس کو لیکچرار کی آفر آئی۔ جو اس نے قبول کر لی۔ اب خود کو مصروف
رکھنا تھا اور اس زخم کو بھلانا تھا جو اس کی غلطی کی وجہ سے لگا تھا۔۔۔

آج عارب اور مہر کا نکاح تھا۔ رخصتی دو دن بعد تھی۔ نکاح مایوں کے فنکشن سے پہلے
جمعہ کی نماز کے بعد تھا۔۔۔ مہر کو نکاح وقت بہت سے خدشات ستا رہے تھے۔ مگر نکاح
کے دو بول کے بعد ایک عجیب سا احساس ہوا۔ وہیل میں مہر ماہ اقبال سے مہر ماہ عارب
ہو چکی تھی۔۔۔

نکاح کے بعد دونوں کے مایوں کا فنکشن تھا۔ عارب اور مہر دونوں کو ساتھ لا کر بیٹھایا
گیا۔ زرد سے کپڑوں میں وہ پہلے پھولوں کے سٹیچر کوئی زرد پھول ہی تو لگ رہی تھی۔
نازک سی کانپتی ہوئی۔ مہر پاس بیٹھی تو عارب کی دھڑکن میں بھی ارتعاش سا ہوا۔ جس
سے وہ خود حیران تھا۔ اپنی بدلتی ہوئی کیفیت پر تمام رسومات کس طرح ادا ہوئے
اسے پتا نہیں چلا اس کا ذہن اور دل تو بس پاس بیٹھی نازک سی مہر میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

مہر سوچ رہی تھی۔ "کتنا جنبی سا بیٹھا ہے یہ شخص جو اس کے زندگی بھر کا ساتھی ہے۔" عارب کی امی نے مہر جو سرخ دوپٹے سے گھنگٹ ڈالا ہوا تھا۔ ان کا خیال تھا مایوں کی دلہن کا چہرہ نہیں دکھانا چاہیے ورنہ روپ نہیں آئے گا۔ کچھ لوگوں نے اتنے پرانے خیال پر اعتراض کرنا چاہا۔ مگر اقبال صاحب نے سب کو خاموش کر دیا تھا۔ عارب کے سر دروپیے کی وجہ سے مہر بے آواز رہی تھی۔ مگر ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے عارب کو احساس ہوا کہ مہر کا جسم آہستہ آہستہ ہل رہا ہے۔ اور اس وقت عارب کا دل چاہا کہ اس نازک سی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپالے اور اس کے سارے آنسو صاف کر لے۔ اپنی اس سوچ پر وہ ششدر رہ گیا۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔ جب آگینے اسٹیج پر آئی تو احزم بھی وہیں تھا۔ مگر اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے وہ عارب سے باتوں میں مصروف رہا۔ آگینے کے دل نے خواہش کی کہ وہ یہاں سے غائب ہو جائے پھر جب آگینے نے مہر کو ابٹن لگایا تو حیران رہ گئی۔

"مہر تم رو رہی ہو؟" یہ سرگوشی عارب نے بھی سنی اور بے چینی سے پہلو بدلا۔

آبی میرے سر میں درد ہو رہا ہے پلیز مجھے اندر لے جاؤ۔" یہ آواز بھی عارب کی سماعت سے ٹکرائی۔

"اچھا تم پریشان مت ہو میں آنٹی سے یافارحہ سے بات کرتی ہوں۔۔" آگینے کہتی

ہوئی اٹھی اور کچھ دیر بعد آگینے کے ساتھ فارحہ بھی تھی۔ دونوں اسے کمرے میں لے گئیں۔ عارب بے بسی سے لب کچلتا رہا۔ یہ آنسو شاید میری وجہ سے تھے۔ وہ بہت سی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔ جب عرفان اس کے پاس آکر بیٹھا۔

"دیکھو عارب مجھے احزم بتا چکا ہے۔ تم مہر کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟" عارب کو شرمندگی ہوئی عرفان اس کا بھائی تھا اس کو یہ بات نہیں پتا چلنی چاہیے تھی۔

"اگر تمہیں کوئی مسئلہ تھا تو تم انکار کر دیتے۔۔ مگر میں تم سے التجا کرتا ہوں مہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا جو وہ برداشت نہ کر سکے۔ اس نے جو کیا اس سے سبق حاصل کر لیا ہے۔ اب اس کو کسی ایسی چیز کی سزا نہ دو۔ جس کے لیے وہ اللہ سے معافی مانگ چکی

ہے۔۔ وہ ایک حادثے سے گزری ہے۔ اس پر زندگی مزید تنگ مت کرنا۔" عرفان وہاں سے جا چکا تھا۔ مگر احزم کا سر شرم سے جھک چکا تھا۔ ایک تو نئے بندھن کا اعزاز تھا

کہ اس کے دل کا گوشہ مہر کے لیے نرم ہو چکا تھا۔ اور دوسرا عرفان کی باتوں سے جو

گرہ تھی وہ بھی کھل چکی تھی۔ واقعی میں اس کے ماضی سے میرا کوئی کام نہیں۔ میں

اس کا حال ہوں۔ یہ میرے لیے کافی ہے۔ اور جس کی غلطیوں پر اللہ پردہ رکھ لے۔ تو

ہم کون ہوتے ہیں اس کی غلطیوں کو بتانے والے۔

گھر آنے کے بعد عارب موبائل پر مہر کی تصویر پر نگاہ جمائے بیٹھا تھا۔ جو فارحہ نے اسے

Classic Urdu Material

دی تھی۔ سرخ آنکھیں جیسے بہت سارو چکی ہوں۔ اور معصومیت سے بھرہ چہرہ اسے دنیا کا سب سے خوب صورت چہرہ لگا۔ عارب موبائل کی سکرین زوم کرتا ہوا مسلسل مسکرا رہا تھا۔

مہر خود کو کیوں ہلکان کرتی ہو؟ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ "آگینے مہر کے پاس ہی تھی اور مہر کو کل سے بخار تھا۔

"کیا کروں میں آبی۔۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔ مگر دل میں اتنے خدشات ہیں کہ کوئی خوشی محسوس نہیں ہو رہی۔ ایک لڑکی کے شادی کے وقت بہت سے احساسات ہوتے ہیں۔ بہت سے خواب ہوتے ہیں اور جس کو پہلے ہی پتا ہو کہ اس کا شوہر اس شادی سے خوش نہیں ہے اور اس کو میرا کردار ہی کمزور لگتا ہو۔ میں کیسے خوش جاؤں؟" مہر نے نقاہت زدہ سی آواز میں دکھ سے کہا۔ وہ لوگ باتیں کر رہی تھیں کہ اچانک مہر کے موبائل پر رنگ ہوئی۔

"کس کا فون ہے؟" آگینے نے پوچھا جب کہ مہر حیرانی سے چمکتے ہوئے ہند سے دیکھ رہی تھی۔

"پتا نہیں کوئی نمبر ہے۔" کہہ کر اس نے کال ریسیو کی۔

"ہیلو" کے جواب میں مردانہ آواز میں سلامتی پیش کی گئی۔ تو اس نے تعجب سے دوبارہ

موبائل کی سکرین دیکھی۔ جب کہ آگینے بیٹھی تعجب سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اشارے میں پوچھا بھی تو مہر نے بھی کندھے اچکا کر لائے علمی کا اظہار کیا۔ پھر آگینے کو فارحہ نے کسی کام سے پکارا تو وہ باہر چلی گئی۔

"طبیعت کیسی ہے آپ کی؟" مردانہ آواز میں بہت اپناہٹ سے پوچھا گیا۔

"جی آپ کون؟" مہر ماہ نے تعجب سے پوچھا۔

"واہ ایک دن میں ہی آپ اپنے مجازی خدا کو بھول چکی ہیں۔ پتا نہیں میری زندگی کیسے گزرے گی۔" ایک لمبی آہ کے ساتھ اپنا غم منایا۔ جب کہ مہر حیرت زدہ سی موبائل دیکھ رہی تھی۔ اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"آپ عارب ہیں؟" کپکپاتے لہجے سے سوال کیا۔ جس پر عارب کا بے ساختہ قہقہہ گونجا۔

"محترمہ آپ کا نکاح اگر کل عارب مصطفیٰ سے ہوا ہے۔ تو میں عارب ہی ہوں۔"

مسکرا کر کہتا۔ پھر سنجیدگی سے کہا۔ "مہر آئی ایم سوری۔ اس دن کے لئے مجھے اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا۔ اور ہاں آج میں یہ ضرور کہوں گا بھلے نکاح سے پہلے میری خوشی شامل نہیں تھی۔ مگر اب جانِ عارب یہ ایک دن کا انتظار مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ کیا تم اس ناچیز کو معاف کر دو گی؟ یا پھر کل تمہارے سامنے خاص انداز سے

معافی طلب کرنی پڑے گی؟" معنی خیز انداز سے کہتے وہ اب چپ ہوا تھا۔ مہر جو اس اچانک عارب کے نرم لہجے اور معذرت کے الفاظ پر خوش گواریت محسوس کر رہی تھی۔ آخری بات پر سرخ ہو گئی۔۔ دھڑکن الگ بے ترتیب ہو رہی تھی۔

"مہر! کافی دیر خاموشی محسوس کرنے کے بعد عارب نے اسے پکارا۔ تو اس نے دھیمے سے لہجے میں جی کہا۔

"کیا سمجھوں میں اس خاموشی کو؟ معاف کر دینا یا سزا اب بھی باقی ہے؟" شرارت بھری آواز اسپیکر سے ابھری۔ تب بھی اس نے دھیمے سے جی کہا۔

"گڈ گرل۔۔ ویسے میں سوچ رہا تھا میری زندگی بہت پر سکون سے گزرنے والی ہے کیوں کہ میری بیوی اتنی فرمانبردار جو ہے۔" عارب اب بھی اسے چھیڑ رہا تھا۔

تھوڑی دیر اسی طرح بات کر کے عارب نے کال رکھ دیا اور وہ اب تک اس کے لہجے اور آواز میں کھوئی ہوئی تھی۔۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی موت میں جاتے ہوئے کو زندگی کی نوید مل گئی ہو۔ وہ کچھ ہی پل میں ہلکی پھلکی ہو چکی تھی۔ ذہن ہر بوجھ سے آزاد ہو چکا تھا۔ لب مسکرا رہے تھے کہ آگینے کمرے میں آئی۔ "خیریت اکیلے اکیلے مسکرا یا جا رہا ہے۔" آگینے نے حیرت اور خوشی سے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا۔ مہر نے عارب کی کال اور اس کی معذرت کے بارے میں بتایا تو آگینے کو بھی بہت خوشی ہوئی۔

اس سے بھی اپنی پیاری سی دوست کا غم خون کے آنسو رلا رہا تھا۔ آگینے نے اس کی مسکراہٹ کے ہمیشہ قائم رہنے کی دعا دی۔

آج عارب اور مہر کی رخصتی تھی۔ نکاح کے برعکس آج مہر کے چہرے پر خوشی چمک رہی تھی۔ سرخ رنگ کے کام دار لہنگے میں وہ واقعی کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ تو عارب بھی مہرون شیروانی میں غضب ڈھا رہا تھا۔ نکاح تو ہو چکا تھا۔ اسی لئے جلد ہی رخصتی کا مرحلہ طے ہو گیا۔ پیچھے آگینے بھی سرخ سی آنکھیں لیئے اپنی اکلوتی دوست کو رخصت ہوتے دیکھ رہی تھی۔ اور یہ منظر کسی دو آنکھوں نے بہت دیر تک ملاحظہ کیا تھا بلکہ ان آنکھوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کیا تھا۔

اس کی زندگی کی فی صبح کا آغاز ہو چکا تھا عارب اب تک سو رہا تھا وہ فریش ہو کر واش روم سے باہر آئی تو مسکراتے ہوئے سوئے ہوئے عارب پر نظر ڈالی اور رات اس پر محبتوں کی جو بارش ہوئی وہ سوچ کر شرم سے سرخ ہوئی۔ نظروں کا ارتکاز تھا کہ عارب کی آنکھ کھل گئی۔

"چھپ چھپ کر کیوں دیکھ رہی ہو؟ سامنے فرصت سے بیٹھ کر دیکھو نا۔" عارب نے

اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھا لیا۔ اور شرارت سے اس کو کہا۔ جب کہ مہر جھینپ گئی۔ وہ اس کو اسی طرح بنا پلک جھپکے دیکھتا رہا۔ اور مہر اس کی نظروں سے گھبرا کر نیچے جھکی اپنے ہاتوں سے کھیلتی رہی۔ کافی دیر گزرنے کے باوجود عارب کی نظروں کے ارتکاز میں فرق نہیں آیا تو وہ اسے پکار بیٹھی۔ "عارب!" دھیمی سی آواز میں اس نے کہا۔

"جی عارب کی جان۔" مسکراہٹ دبائے اس کی آنکھوں میں دیکھتا جواب دیا۔ "بس کر دیں کتنا دیکھیں گے۔ سب ناشتے میں انتظار کر رہے ہیں۔" مسکرا کر کہتی وہ اب ہاتھ چھڑا کر کھڑی ہو چکی تھی تو عارب کو بھی اٹھنا پڑا۔ "بہت ظالم بیوی ہو تم۔" اس کی لٹ کو کھینچ کر کہتا وہ واش روم میں جا چکا تھا۔ جب کہ مہر وہیں کھڑی خود کو خوش قسمت تصور کر رہی تھی۔ پھر عارب کی بہن ناشتے کے لئے بلانے آگئی تو مہر بھی نیچے چلی گئی۔

ولیمے میں فان کلر کی میکسی میں عارب کے ساتھ شاہانہ انداز سے چلتی ہوئی وہ اسٹیج پر پہنچی تو دیکھنے والوں کی آنکھ چند صیا گئی۔ چہرے پر اطمینان اور خوشی جھلک رہی تھی۔ عارب کی محبت نے اسے ایک دن میں ہی نکھار بخشا تھا۔ عارب کی سرگوشی اور مہر کی مسکراہٹ ان کی سچی خوشی کا پتا دے رہی تھی۔ عرفان نے بھی سکون کا سانس لیا۔

فارحہ اور آگینے بھی بہت خوش تھیں۔

مہر کی شادی کے ہنگامے کے بعد آگینے کی زندگی جمود کا شکار ہو گئی تھی۔ روز معمول کی طرح یونیورسٹی جانا پھر گھر آ کر امی کا ہاتھ بٹا دیتی تھی۔ ان لوگوں کے حالات اب کافی بہتر ہو چکے تھے۔ مگر آگینے کو کبھی کبھی احساس ہوتا کہ وہ اس زندگی سے بہت تھک سی گئی ہو۔ احزم کو وہ کبھی بھلا نہیں سکی زندگی مصروف ہو گئی تھی۔ مگر جب بھی تنہائی کا احساس ہوتا اسے شدت سے کسی ایسے ساتھی کی ضرورت محسوس ہوتی جو اس کے دن بھر کی روداد سننے اس کی خوشی کا سبب بنے اس کی تھکن سمیٹ لے۔ ایک ایسا ہی عام سا دن تھا۔ جب وہ یونیورسٹی سے آئی تو گھر میں غیر معمولی چہل پہل کا احساس ہوا ڈرائنگ روم سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔ اس نے اندر نظر ڈالی تو ایک خوش شکل سی خاتون بیٹھی تھیں۔

"بیٹا آؤ۔ یہ میری بڑی بیٹی ہے آگینے۔" امی نے اس کا تعارف کروایا تو اس نے جلدی سے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔" خاتون نے سلام کا بڑی گرم جوشی سے جواب دیا اور دلچسپ نظروں سے اس کو دیکھ کر سوال کیا۔

"بیٹا کیا کرتی ہو آپ؟"

"لیکچرار ہوں آنٹی۔" اس نے دھیمہ سا جواب دیا۔

"ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے۔" اس تعریف پر وہ جھینپ گئی۔

"بیٹا! یہ میری وہی بچپن کی سہلی ہے۔ جو میں نے بتایا تھا شادی میں ملی تھی۔ امی نے بتایا تو آگینے کو یاد آیا مہر کی شادی میں امی کی ملاقات کسی بچپن کی سہلی سے ہوئی تھی۔ بہت سالوں بعد۔ آگینے تو مہر کے ساتھ مصروف تھی اسی لئے مل نہیں سکی تھی آج دیکھ رہی تھی۔"

"آبی کچن میں جا کر دیکھ لو پتا نہیں دانی کیا کر رہی ہے۔ جلدی سے کھانا لگوا دو۔" امی نے کہا تو وہ جلدی سے اٹھی ورنہ خاتون کی پیار بھری نظروں سے بے چینی ہو رہی تھی۔

"یہ آنٹی اتنے پیار سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہیں؟" آگینے نے کھانے کے برتن سمیٹنے کے بعد دانیہ سے چڑ کر کہا۔

"ان کو آپ اپنے بیٹے کے لئے پسند آگئی ہیں۔ اسی لئے تو اتنی محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی ہیں۔"

"دانیہ نے شرارت سے کہتے ہوئے اسے اطلاع دی جو اس کے لئے جھٹکے سے کم نہیں

تھی۔ وہ حیران نظروں سے دانیہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔
"اب مجھے گھورنا بند کریں اور جلدی کام کریں میں نے امی اور آنٹی کی باتیں سن لی
تھی۔" دانیہ کہہ کر جا چکی تھی اور وہ خود کو ذہنی طور پر تیار کر رہی تھی۔ سالوں سے جو
احزم کا بت اس کے ذہن میں تھا اسے توڑنا تھا۔

آج ایک ہفتے بعد پھر وہی خاتون تشریف لا رہی تھیں۔ مگر آج ان کی آمد خاص مقصد
کے لئے تھی۔ اور یہاں رابعہ نے دونوں کی شامت بلائی ہوئی تھی۔ آگینے کو تو صبح
سے ڈانٹ پڑ رہی تھی۔
"اپنا خیال نہیں رکھتی ہو بال دیکھو کیسے ہو رہے ہیں؟"
"امی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ وہ لوگ مجھے دیکھنے آرہے یا میرے بال کو۔" آگینے جھنجلا
گئی۔

"بیٹا ان کا بیٹا بھی ساتھ آرہا ہے اور عالیہ کو تم پسند ہو۔ مگر آج کل کے لڑکوں کا تو پتا ہے
ظاہری خوبصورتی پر مرتے ہیں۔" رابعہ نے افسوس سے کہا۔
"امی آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں۔ جو قسمت میں ہو گا وہی ہو گا۔ خود کو ہلکان کرنے کا
فائدہ نہیں ہے۔" آگینے نے نرمی سے کہا۔ کیوں کہ رابعہ اس کے حوالے سے اب

بہت پریشان رہنے لگی تھیں۔ آگینے کی رنگت تھوڑی دہتی ہوئی تھی جس کی وجہ سے جو بھی آتا تو واپس نہیں آتا۔

"امی آپ ان کے بیٹے کا نام تو معلوم کر لیتیں" دانیہ نے شرارت سے کہا تو آگینے نے گھور کر دیکھا۔

تھوڑی دیر میں وہ لوگ وہاں موجود تھے۔

آپنی جلدی آئیں امی بلا رہی ہیں۔ اف وہ اتنے ہینڈ سم ہیں آپ۔ آپ تو دیکھتی رہ جائیں گی۔" دانیہ نے کہا تو آگینے نے اس کے ساتھ جب ڈرائینگ روم میں قدم رکھا تو وہیں دروازے میں کھڑی رہ گئی۔ وہاں پر بیٹھے شخص کی نظریں بھی جب اس پر گئی تو پلٹنا بھول گئیں۔

دونوں ہی اپنی جگہ حیران تھے۔

"آؤ بیٹا بیٹھو۔" عالیہ نے کہا۔ تو وہ ہوش میں آئی مگر ایک سپاٹ سا چہرہ لئیے وہ سامنے بیٹھ گئی۔ عجیب سے احساسات سے دوچار ہو رہی تھی۔ جس شخص کو بھولنے میں وہ ہلکان ہو رہی تھی۔ وہ سامنے بیٹھا تھا۔ جس کی اتنی منتیں کی تھی۔ اتنی تڑپی تھی وہ اس کے لئے اور قدرت ایسے ہی شخص کو اس کے زندگی بھر کا ساتھ بنا رہی تھی۔ جس نے اس کو دھتکارا تھا۔ دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔ وہ ہوش میں تب آئی جب احزم کو

Classic Urdu Material

اس کے پاس بیٹھایا گیا اور اس کے ہاتھ میں احزم کا ہاتھ آیا۔ تو اس کے جسم میں پھریری دوڑ گئی۔ اسے ایک ایک افیت یاد آرہی تھی۔ دل چاہا ابھی یہاں سے اٹھے اور چلی جائے۔ چیخ چیخ کر روئے اس کے دل نے خواہش کی ابھی انکار کر دے اور یہ انگھوٹی جو احزم نے پہنائی تھی اس کے منہ پر مار دے۔ مگر کسی بھی خواہش پر عملی جامہ نہیں پہنا سکی۔ رابعہ کے چہرے کی خوشی نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔ احزم کے انگھوٹی پہنانے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ سرعت سے کھینچا۔ اور فوراً ہی اٹھ کر چلی گئی۔ کسی نے اس بات پر دھیان نہیں دیا۔ سوائے احزم کے اس نے اس کے سر دروئے کو ملاحظہ کیا اور اس کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔ کمرے میں آکر سارے ضبط جواب دے گئے۔ وہ بے دردی سے انگھوٹی اتار کر زارو قطار رو رہی تھی۔ اسے اپنی بے عزتی بے تحاشا یاد آرہی تھی۔ وہ تو کمزور لمحوں کی زد میں آکر احزم کی منتیں کرتی تھی مگر اس کا وہ دھتکارنا؛ جان چھڑانا بے تحاشا یاد آرہا تھا۔ قسمت اسے اسی شخص کے پاس لے آئی تھی۔

آج آگینے دلہن بن کر بہت بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ڈیپ ریڈ رنگ کے شرارے میں سپاٹ سا چہرہ لئیے وہ اسٹیج میں بیٹھی تھی۔ رخصتی کا وقت آیا تو اپنے

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

جذبات قابو میں نہیں رکھ سکی اور روپڑی۔
اس کو احزم کے کمرے میں لا کر بیٹھایا گیا۔ جو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ اسے اس کپڑوں
میں گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ نہیں احزم میں تمہارے لیے سچی ہوئی محو انتظار نہیں
رہو گی۔ تمہیں تو مجھ سے چڑ تھی۔ لیکن تم نے یہ شادی صرف اپنی امی کی وجہ سے کی
ہو گی۔ تو میں کیوں تمہارا انتظار کروں تاکہ پھر تم میری بے عزتی کر سکو تمہاری توانا کو
تسکین ملے گی نہ۔ جو لڑکی تم سے بات کرنے کے لیے مرتی تھی وہ تمہاری بیوی ہے
اب تم اس کو مزید افیت دو گے مگر اب نہیں۔ اب میں وہ آگینے نہیں ہوں تم کیا میں
تمہارے ذات کی نفی کرو گی۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی اٹھی اور ڈریسنگ روم میں
چلی گئی۔ واپس آئی تو بھاری کپڑوں اور میک اپ سے نجات حاصل کر چکی تھی۔ ہلکے
سے کاٹن کے سادہ سوٹ میں ملبوس وہ لائٹ آف کر کے چادر تان کے لیٹ چکی تھی۔
دوستوں کے ساتھ اسے کافی وقت لگ گیا۔ جب اپنے کمرے میں پہنچا تو کمرے میں
اندھیرے کا راج تھا۔ لائٹ آن کی تو اس کا دماغ بھک سے اڑا پھولوں کو بے دردی سے
نوچا گیا تھا۔ تمام پھول زمیں میں جا بجا بکھرے پڑے تھے۔ اور بیڈ کے سائیڈ پر وہ
خواب استراحت تھی۔ احزم نے آگینے کے تیور دیکھ کر کچھ اچھی امید نہیں رکھی تھی
مگر یہ حال ہو گا اس نے نہیں سوچا تھا۔ غصہ تو بہت آیا دل چاہا اسے جھنجھوڑ کر اٹھا دے

مگر یہ رد عمل تھا۔ اس کے روئے کا جو احزم نے اس کے ساتھ روار کھا تھا اب اس کو بھگتنا تھا۔ وہ خاموشی سے کپڑے تبدیل کر کے دوسرے سائیڈ پر آکر لیٹ چکا تھا۔ آنکھوں پر بازور کھے وہ آگینے کو ہی سوچ رہا تھا۔ شروع میں اس نے جان چھڑانے کی کوشش کی آگینے سے اور سکون بھی ملا تھا۔ آگینے سے تعلق ختم کر کے مگر مہر کی بارات والے دن آگینے کو دیکھ کر اس کا دل الگ انداز میں دھڑکا۔ پھر مہر کی رخصتی کے وقت اس کی روتی ہوئی آنکھیں اس کے دل میں کھب گئیں۔ بہت کوشش کی جان چھڑانے کی مگر وہ دو آنکھیں بار بار اس کے ذہن کی سکرین میں نمودار ہو جاتی۔ اس سے پہلے وہ اس محبت کے آگے گٹھنے ٹیک دیتا اور اس کا اظہار کر دیتا کہ عالیہ بیگم نے بتایا کہ انہوں نے اس کے لئے لڑکی تلاش کر لی ہے اور جب آگینے کا نام لیا۔ تو اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں ہوا مگر جب دیکھا تو قدرت کے اس اتفاق پر عیش عیش کرا اٹھا۔ مگر اب آگینے کے روئے نے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ احزم بیٹا اب منانا پڑے گا۔ چل کام پر لگ جا بیوی کے نخرے اٹھانے پر۔ اس نے اپنی پیٹھ تھپتھپائی اور مسکرا کر سوچا۔ آگینے تمہاری سچی محبت نے مجھے جیت لیا۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر کہتا وہ نیند کی وادی میں چلا گیا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ ہاں بھی خوش ہوں میری ماں۔" وہ بول کر کھلکلا کر ہنسی۔
احزم جو ابھی کمرے میں آیا تھا۔ اس کی ہنسی دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔ رات سے وہ اس
کی بے رخی سے رہا تھا۔ گھر میں بظاہر سب کے سامنے مسکراہٹ سجا کہ مل رہی تھی مگر
اس کے سامنے چہرہ سپاٹ ہو جاتا۔ چلو اب رکھتی ہوں کال تم اپنا خیال رکھو بہت سارا
اس پر نظر پڑی تو وہ فون بند کرنے لگی چہرہ پھر سے سپاٹ ہو گیا۔ وہ مہر سے بات کر رہی
تھی۔ مہر کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے وہ شادی میں شرکت نہیں کر سکی تو کال
کی۔

"امی کہہ رہی ہیں تیار ہو جاؤ پالر چھوڑ کر آنا ہے تمہیں۔" احزم نے اس کو اطلاع دی۔
ہنہ امی کی وجہ سے زبردستی رشتہ نبھا رہے ہیں۔ مجھے بھی شوق نہیں آپ سے بات
کرنے کا احزم صاحب۔ دل ہی دل میں وہ اس سے مخاطب ہوتی تیار ہونے لگی۔
اف اتنے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر بات کرنا بھی مشکل ہے۔ کیسے مناؤں تمہیں آگینے
میڈم۔ احزم آسنے میں اس کا عکس دیکھ کر سوچ رہا تھا۔

مہر کی بیٹی ہوئی تھی۔ سب اس کے پاس ہی تھے۔ بس عارب ہی نہیں نظر آیا تھا۔ دل
بے چین تھا۔ پھر عارب آیا تو اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھے۔ چہرہ خوشی کا غماز تھا۔

یہ میری پیاری سی بیٹی کے لئے۔ شاپنگ بیگ کھولا تو اس میں نجانے چھوٹے چھوٹے کتنے ہی کپڑے تھے۔ ننھی سی بچی کے استعمال کی غرض ہر چیز تھی۔ مہر تو حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اور یہ میری بیٹی کی پیاری سی ماما کے لئے جس نے مجھے اتنا پیارا گفٹ دیا ہے۔ گولڈ کا خوبصورت ساسیٹ اور کڑھے اس نے اس کو دیئے۔ مہر خوشی سے نم آنکھیں لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"عارب میں بیٹی دیکھ کر ڈر گئی ہوں۔ یہ مجھ پر بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ میں اچھی تربیت نہیں کر سکتی ہوں۔" مہر کو اب بھی اپنا ماضی یاد تھا۔ بیٹی کو گود میں لیتے ہی اسے اس کی تربیت کی فکر ستانے لگی۔ عارب نے اس کے آنسو صاف کیئے اور کہا۔

"مہر مجھے لگتا ہے تم سے اچھی تربیت کوئی اور نہیں کر سکتا۔ مجھے پوری امید ہے تم نے جو غلطی کی وہ تمہاری بیٹی نہ کرے۔ اس ڈر سے تم اس کی بہترین تربیت کرو گی اور تمہیں پتا ہے نہ اللہ جس سے خوش ہوتا ہے۔ اس کو بیٹی عطا کرتا ہے۔" مہر نے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا اور آنکھیں موند لی ایسا شوہر اس کے لئے انعام تھا۔

آج ان کی شادی کو مہینہ ہو چکا تھا۔ اور آگینے کی سرد مہری میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ آگینے کا رویہ گھر والوں کے ساتھ صحیح ہوتا تمام ذمہ داری اس نے بخوبی سنبھال لی تھی۔

عالیہ بیگم اس سے بہت خوش تھیں۔ بس احزم ہی بیچ و تاب کھاتا رہتا۔ محترمہ کو سب کی فکر ہے سوائے میرے وہ کلس کر رہ جاتا۔ ابھی احزم آفس سے آیا۔ آگینے کمرے میں تھی اس کو دیکھ کر کمرے سے نکلنے لگی۔ تو احزم نے سرعت سے اس کا ہاتھ تھاما۔ وہ جو آگے نکل رہی تھی وہیں رک گئی۔ "ہاتھ چھوڑیں میرا۔" سختی سے کہ کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر احزم کی گرفت مضبوط تھی۔ "نہیں چھوڑ سکتا۔" وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا۔ "آبی! معاف نہیں کرو گی؟" احزم نے نرمی سے کہا اور چہرے پر اذیت رقم تھی۔ آگینے نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جو تکلیف کا غماظ تھا۔ "آبی میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن ایک سچ بھی ہے جو تم نہیں جانتی۔" آگینے کا دل اس کے لفظوں میں ہی ڈوبنے لگا۔ اس نے ہاتھ پکڑ کر اس کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود اس کے پیر کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔ "مجھے کوئی سچ جاننے کا شوق نہیں ہے۔ بہت سے کام ہیں جو مجھے کرنے ہیں۔ امی انتظار کر رہی ہو گی میرا۔" اپنا ہاتھ چھڑاتی وہ کھڑی ہونے لگی۔ "نہیں آج تمہیں مجھے سننا ہو گا آبی۔ ایک مہینے سے مجھے سزا دے رہی ہو۔ میں جانتا

ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔" مگر ہم ماضی کی غلطیوں کی بنا پر اپنا مستقبل برباد کر رہے ہیں۔" احزم بول رہا تھا۔ اب وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ چہرے پر ناگوار تاثرات اب بھی تھے مگر مزاحمت ختم کر دی تھی۔

"ہاں یہ سچ ہے

میں بہت سالوں بعد بھی زارا کو یاد کرتا تھا۔ اور اسے بات بھی کرنے کی کوشش کی اور تم سے بھی بات اس لئے کرتا تھا کہ شاید تم سے میرا دل بہل جائے اور میں زارا کی یاد سے غافل ہو جاؤں۔ پھر جب میں نے محسوس کیا کہ تمہیں میری عادت ہو چکی ہے بلکہ محبت ہے۔" اس بات پر آگینے نے پہلو بدلا۔

"تو میں تم سے بے زاری محسوس کرنے لگا کیوں کہ میں نے زارا کی بے قراری بھی دیکھی تھی۔ مگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ اسی لئے مجھے کسی پر بھروسہ نہیں رہا۔ تب میں

تم سے لا تعلق ہو گیا اور مجھے لگا یہ تمہاری بھی وقتی کیفیت ہے تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ مگر

پھر میں نے تمہیں عارب کی شادی میں دیکھا۔ تو تم سے نظر نہیں ہٹا سکا جب کہ میں تمہیں پہلی بار نہیں دیکھ رہا تھا۔ لیکن میں اپنی کیفیت پر خود حیران تھا۔ پھر تمہیں جب

مہر بھا بھی کے لئے روتا ہوا دیکھا۔ تو پتا نہیں کیوں وہ آنکھیں مجھے خواب میں بھی بے

چین کرتی رہیں۔ بہت جلد میں امی کو تمہارا بتانے والا تھا۔ اس سے پہلے ہی امی نے بتایا

کہ انہوں نے کسی دوست کی بیٹی کو میرے لئے پسند کر لیا ہے اور جب تمہیں دیکھا تو مجھے اللہ پر بہت پیار آیا۔ میں سچ کہ رہا ہوں آبی تمہاری یہ سرد مہری مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔ روز خود کو کمزور تصور کرتا ہوں۔ تمہاری ناراضگی میری سانسیں کھینچ رہی ہیں۔ آئی ریلی لو یو مائی لائف۔ "محبت سے کہتے وہ اس کی لٹ کو کان کے پیچھے کرنے لگا اور آگینے گوگو کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔

"اب بھی معاف نہیں کرو گی؟" زمانے بھر کی محبت سموئے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

"زارا سے محبت نہیں ہے اب۔" آگینے نے پوچھا بھی تو یہ احزم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہ تو میرا ماضی تھی اور تم حال ہو اور مزے کی بات بتاؤں مائی وائف کہ اس سے مجھے محبت تھی نہیں۔ وہ تو میری ضد تھی۔ مجھے صرف یہ غم تھا کہ ایک لڑکی ہو کر اس نے مجھے ٹھکرایا بعد میں مجھے سمجھ آیا کہ محبت تو یہ ہوتی ہے۔ جو مجھے تم سے ہوئی محبت حاصل کرنے کا نام تو نہیں ہے محبت کو سکون تو تب حاصل ہوتا ہے۔ جب محبوب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرتی ہے۔" وہ پیار سے اس کے چہرے کو دیکھتا کہ رہا تھا۔ آگینے کی دعا قبول ہو چکی تھی۔ آنسو تھے کہ نکل رہے تھے۔

"بس اب اور نہیں ان آنکھوں کو اور تکلیف مت دو میں تمہارے مزید آنسو نہیں دیکھ سکتا۔" نرمی سے آنسو صاف کرتا وہ اٹھا اور اس کے شانے کو تھام کر اپنے سینے سے

Classic Urdu Material

لگایا۔ سہارا ملتے ہی آگینے اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی کیوں کہ جانتی تھی یہ اس کے آخری آنسو تھے۔ اب واقعی زندگی سہل تھی کچھ اس کی بھی غلطی تھی۔ جس کی سزا ملی اب زندگی کا سفر محبت بھرا اور آسان تھا۔

ایک سال بعد۔۔۔
آگینے کی آنکھ کھلی تو صبح کے سات بج چکے تھے۔ اس نے ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی اور اور مسکراتے ہوئے کھڑکی کے پردے اٹھائے چھن سے آتی روشنی سے احزم کی آنکھ کھل گئی۔

"کیا کرتی ہو یا رتھوڑی دیر تو سونے دو۔" بند آنکھوں سے ہی احزم نے کہا۔
"جی نہیں احزم صاحب بہت سولیا آپ نے۔" اس نے لاڈ سے اس کے بال بگاڑے۔
"بہت ظالم بیوی ہو تم۔" احزم دہایاں دیتا اٹھا۔ اور مسکراتے ہوئے اپنے برابر میں سوئے بیٹے پر نظر ڈالی۔

"دیکھ رہے ہو آپ کی ماما پاپا کے ساتھ کتنا ظلم کرتی ہیں۔ جلدی سے بڑے ہو جاو پھر مل کر بدلہ لیں گے۔"
آگینے نے اس کی بات پر آنکھ نکالی۔

Classic Urdu Material | by Filza Arshad

Bikhray Jo Khawab Thy Saray (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"میرے بیٹے کو میرے خلاف بولتے ہوئے شرم تو نہیں آرہی نہ؟" خفگی سے کہتی وہ اٹھنے لگی۔

"ناراض مت ہو مائی ڈیر لائف۔ آپ تو زندگی ہیں میری۔" پیار سے اس کو بازو سے تھام کے بیٹھایا اور بیٹے پر جھک کر پیار کرنے لگا۔ آگینے محبت سے دونوں باپ بیٹے کو لاڈ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ "آگینے میں بیٹے کی ایسی تربیت کرونگا کہ یہ عورتوں کی عزت اپنی ماں بہن کی طرح کرے کسی بھی لڑکی کو کھلونا سمجھ کر کھیلنے کی کوشش نہ کرے۔" احزم کھوئے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا۔

"اٹھیں۔۔ اب وقت دیکھیں کتنا ہو گیا۔" آگینے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا وہ اس کو پچھتاوے سے باہر نکالنا چاہتی تھی۔ "تم سے تو میں آکر پوچھتا ہوں۔" اس کو دھمکانا وہ کمرے سے ملحق واشروم میں جا چکا تھا۔ آگینے محبت سے اپنے بیٹے کو اٹھائے کھلکھلا رہی تھی۔

اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو اتنا پیار دیں کہ وہ مہر کی طرح باہر جھوٹی محبت سے دھوکہ نہ کھائیں اور اپنے بیٹوں پر بھی نظر رکھیں۔ تاکہ وہ کسی کی بیٹی کی زندگی برباد نہ

Classic Urdu Material

کرے۔ اللہ ہم سب کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کی توفیق دے۔
آمین

